REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

جلد ۴۰ — شمارہ ۳۶

ہفت روزہ **بدر** قادیان

ایڈیٹر:- عبدالحق فضل

نائب ایڈیٹر:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ: سالانہ/۱۰۰ روپے — بیرونی ممالک:- بذریعہ ہوائی ڈاک ۲۰ پونڈ یا ۴۰ ڈالر — بذریعہ بحری ڈاک ۱۰ پونڈ یا ۲۰ ڈالر

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان — ۱۴۳۵۱۶

۲۵ صفر ۱۴۱۲ ہجری — ۵ تبوک ۱۳۷۰ ہش — ۵ ستمبر ۱۹۹۱ء

بفضل اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ

احباب کرام حضور انور کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، خصوصی حفاظت اور مہمات دینیہ میں فائز المرامی نیز حضور انور کی حرم محترم حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی صحت کاملہ کیلئے تواتر کیساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو نصائح

فرمایا:- "لوگ تمہیں دکھ دیں گے اور ہر طرح سے تکلیف پہنچائیں گے مگر ہماری جماعت کے لوگ جوش نہ دکھائیں۔ جوش نفس سے دل دکھانے والے الفاظ استعمال نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگ پسند نہیں ہوتے ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ ایک نمونہ بنانا چاہتا ہے۔"

"اللہ تعالیٰ متقی کو پیار کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی عظمت کو یاد کر کے سب ترساں رہو اور یاد رکھو کہ سب اللہ کے بندے ہیں کسی پر ظلم نہ کرو نہ تیزی کرو نہ کسی کو حقارت سے دیکھو۔ جماعت میں اگر ایک آدمی گندہ ہوتا ہے تو وہ سب کو گندہ کر دیتا ہے۔ اگر حرارت کی طرف تمہاری طبیعت کا میلان ہو تو پھر اپنے دل کو ٹٹولو کہ یہ حرارت کس چشمہ سے نکلی ہے۔ یہ مقام بہت نازک ہے۔"

"ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلہ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی روبہ دنیا تھے ان تمام آفات سے نجات پا دیں۔

آپ جانتے ہیں کہ اگر کوئی بیمار ہو جاوے خواہ اس کی بیماری چھوٹی ہو یا بڑی اگر اس بیماری کے لئے دوا نہ کی جاوے اور علاج کے لئے دکھ نہ اٹھایا جاوے بیمار اچھا نہیں ہو سکتا۔ ایک سیاہ داغ منہ پر نکل کر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے کہ کہیں یہ داغ بڑھتا بڑھتا کل منہ کو کالا نہ کر دے۔ اسی طرح معصیت کا بھی ایک سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے۔ صغائر سہل انگاری سے کبائر ہو جاتے ہیں۔ صغائر وہی داغ چھوٹا ہے جو بڑھ کر آخر کار کل منہ کو سیاہ کر دیتا ہے۔"

"پس سمجھ لو اور خوب سمجھ لو کہ نرا علم و فن اور خشک تعلیم بھی کچھ کام نہیں دے سکتی جب تک کہ عمل اور مجاہدہ اور ریاضت نہ ہو دیکھو سرکار بھی فوجوں کو اسی خیال سے بیکار نہیں رہنے دیتی عین امن و آرام کے دنوں میں بھی مصنوعی جنگ برپا کر کے فوجوں کو بیکار نہیں بیٹھنے دیتی اور معمولی طور پر چاند ماری اور پریڈ وغیرہ تو ہر روز ہوتی ہی رہتی ہے۔ جیسا کہ ابھی میں نے بیان کیا کہ میدان کارزار میں کامیاب ہونے کے لئے جہاں ایک طرف طریق استعمال اسلحہ وغیرہ کی تعلیم اور واقفیت کی ضرورت ہے وہاں دوسری طرف ورزش اور محل استعمال کی بھی بڑی بھاری ضرورت ہے اور نیز حرب و ضرب تعلیمیافتہ گھوڑے چاہئیں۔ یعنی ایسے گھوڑے جو توپوں اور بندوقوں کی آواز سے نہ ڈریں اور گرد و غبار سے پراگندہ ہو کر پیچھے نہ ہٹیں۔ بلکہ آگے ہی بڑھیں اسی طرح نفوس انسانی کامل ورزش اور پوری ریاضت اور حقیقی تعلیم کے بغیر اعداء اللہ کے مقابل میدان کارزار میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

"اگر تم کامیاب ہونا چاہتے ہو تو عقل سے کام لو۔ فکر کرو سوچو تدبر اور فکر کے لئے قرآن کریم میں بار بار تاکیدیں موجود ہیں۔ کتاب مکنون اور قرآن کریم میں فکر کرو اور پارسا طبع ہو جاؤ۔ جب تمہارے دل پاک ہو جائیں گے اور ادھر عقل سلیم سے کام لو گے اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے پھر ان دونوں کے جوڑ سے وہ حالت پیدا ہو جائے گی کہ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (آل عمران) تمہارے دل سے نکلے گا اس وقت سمجھ میں آجائے گا کہ یہ مخلوق عبث نہیں بلکہ صانع حقیقی کی حقانیت اور اثبات پر دلالت کرتی ہے تاکہ طرح طرح کے علوم و فنون جو دین کو مدد دیتے ہیں ظاہر ہوں۔" (ملفوظات جلد اوّل)

ضروری اعلان

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم و محترم منظور احمد صاحب گجراتی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان کو سنہ ۱۹۹۱ء کے لئے افسر جلسہ سالانہ مقرر فرمایا ہے لہٰذا احباب جماعت جلسہ سالانہ سے متعلق جملہ امور کے سلسلہ میں افسر صاحب جلسہ سالانہ سے خط و کتابت کریں۔ میرے ذاتی نام یا نظارت علیا کو لکھنے سے طول عمل کی وجہ سے تاخیر ہوگی احباب اس امر کا آئندہ خیال رکھیں۔

(مرزا وسیم احمد ناظر اعلیٰ قادیان)

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا سوواں جلسہ سالانہ

بتاریخ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح (دسمبر) ۱۳۷۰ ہش / ۱۹۹۱ء منعقد ہوگا!

احباب جماعتہائے احمدیہ کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرکز سلسلہ قادیان میں جماعت احمدیہ کے سوویں جلسہ سالانہ کے لئے ۲۶-۲۷-۲۸ فتح (دسمبر) ۱۳۷۰ ہش / ۱۹۹۱ء کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

احباب اس تاریخی صد سالہ جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ سالانہ کو بہت کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

پرنٹر و پبلشر ... حافظ آبادی ایم اے نے ... پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر ... نگران بورڈ بدر قادیان

لا اِلٰہَ اِلّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ

ہفت روزہ بدر قادیان
مؤرخہ ۵ ر تبوک ۱۳۷۰ ہش

اور پھر لینن کا مجسمہ بھی گرا دیا گیا!

سوویت یونین میں حالیہ بغاوت اور صدر میخائل گورباچوف کی گرفتاری اور پھر ساٹھ گھنٹے بعد جلد ہی ان کے اقتدار پر واپس آجانے کے بعد روس ایک ایسے انقلابی دور میں داخل ہو چکا ہے جس نے ستّر سالہ اشتراکی نظام کی بنیادیں ہلا کر رکھ دی ہیں ـــــ ہاں، وہ نظام جو زار کے ظلموں کے ردِّ عمل کے طور پر ظاہر ہوا اور ہر فرد کو روٹی، کپڑا اور مکان فراہم کرنے کا خوش کن نعرہ لگا کر معرضِ وجود میں آیا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے دنیا کے ایک بڑے حصّے پر چھا گیا تھا، آج اپنے مولد و مسکن میں زندگی کے آخری سانس لے رہا ہے اِس موقعہ پر برطانیہ کے وزیر اعظم نے برجستہ کہا کہ :-

> کمیونزم ہمارے سامنے اِس حال میں دَم توڑ رہا ہے کہ اِس پر آنسو بہانے والا کوئی نہیں اور ہم اس پر خوش ہیں ۔

اور ہم یہ کہتے ہیں کہ کمیونزم کا زوال کوئی ایسا واقعہ نہیں ہے جو اچانک اور غیر متوقع طور پر ظاہر ہوا ہے ۔ بلکہ ایسا ہو کر ہی رہنے والا تھا ۔ بالخصوص جماعتِ احمدیہ نے اُس وقت اِس بے بنیاد اور کھوکھلے نظام کی زمین بوس ہو جانے کی خبر دیدی تھی جبکہ یہ نظام آسمان کی بلندیوں کو چھو رہا تھا اور ایک دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رہا تھا ــــــ کیونکہ ایک انسان کے لئے روٹی ۔ کپڑا اور مکان ہی تو سب کچھ نہیں ہے ۔ بلکہ اگر آزادی ضمیر نہیں ہے تو حیف ہے اُس روٹی ۔ کپڑے اور مکان پر جو انسان کے ضمیر کو روند ڈالے ۔ جس نظام میں ایک انسان کی انفرادیت کا کوئی تصوّر نہ ہو ۔ جس نظام میں مذہب اور خالقِ حقیقی کا کوئی تصوّر نہ ہو، اُس نظام کی کفش برداری بے جان مجسم کب تک کر سکتے تھے ۔ آخر اِس نظام نے ایک دن گر جانا تھا ۔ آسمان سے خدا کے وجود اور زمین سے خدا کے نام کو مٹا دینے کا دعویٰ کرنے والے نظام کو اور اِس نظام کے قائم کرنے والے بانیوں کے یادگاری مجسموں کو اگر کوئی دوسرے آکر گرا دیتے تو شاید کچھ عذر ہو سکتا تھا لیکن دیکھئے ! یہ کیسا ایمان افروز واقعہ رونما ہوا ہے کہ خود اِس نظام کے عرش پر بیٹھنے والوں نے اپنے ہی ہاتھوں سے اس کو پارہ پارہ کر ڈالا اور پھر لینن کے مجسمہ کو بھی گرا دیا اور روس کی مرکزی کمیونسٹ پارٹی کے جنرل سیکرٹری میخائل گورباچوف نے اپنے اس اہم عہدہ سے استعفیٰ دیدیا اور مسٹر بورس یلسن نے روس کی کمیونسٹ پارٹی کو کالعدم قرار دے کر اس کے آفس کو سیل کر دیا ـ !

روس نے جب اپنا پہلا راکٹ چاند کی طرف بھیجا تو اُس وقت کے صدر مسٹر خروشیف نے نہایت تمسخرانہ انداز میں کہا تھا کہ ہمارے خلاباز چاند تک بھی پہنچ گئے لیکن اُنہیں آسمان کی بلندیوں میں بھی کوئی خدا نظر نہیں آیا' تو کسی باذوق نے کہا تھا کہ آپ کے خلاباز اگر اپنے خلائی کیبن سے باہر نکل کر دیکھتے تو اُنہیں ضرور خدا نظر آجاتا ـــ !! بعینہٖ یہی صورتحال کمیونزم پر صادق آتی نظر آتی ہے کہ جب تک یہ نظام اپنے خول کے اندر بند تھا اور باہر کی دنیا کو کچھ پتہ نہ چلتا تھا کہ روس کے اندر کیا ہو رہا ہے ۔ اُس زمانے میں امام جماعتِ احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ نے فرمایا تھا کہ

> "آخر یہ کوزۂ مٹی رج ہیں ، کھینچا کا معاملہ کب تک چلے گا ۔ ایک دن یہ دیوار ٹوٹے گی اور دُنیا ایک زبردست تغیّر دیکھے گی ۔" (اسلام کا اقتصادی نظام صفحہ)

چنانچہ دیکھ لیجئے ! دیوارِ برلن کے گرنے کے ساتھ ہی کمیونزم کا کھوکھلا پن ظاہر ہونا شروع ہو گیا اور اب تو سوویت یونین کی ریاستیں یکے بعد دیگرے اپنی آزادی کا اعلان کرتی چلی جا رہی ہیں ۔

لیکن اب دیکھنا یہ ہے کہ اشتراکی نظام اقتصاد کی ناکامی کے بعد اب یہ ممالک کس نظام کو اپناتے ہیں ۔ اگر ایک انتہاء سے نکل کر دوسری انتہاد میں پناہ لینے کی بقیہ ۲۲ ر

بقیہ: کوشش کریں اور اشتراکی نظام سے بیزار ہو کر سرمایہ دارانہ نظام کی آغوش میں جا گریں تو اس سے بڑھ کر ناکامی کا منہ دیکھیں گے ۔ ان کی بلکہ ساری دُنیا کی بہتری اب اسی میں ہے کہ افراط اور تفریط کی راہ کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم کردہ اُس نظام کیطرف رجوع کریں جس میں ہر فرد کی ضروریات کو پورا کرنے کا سامان بھی ہے اور ساتھ ہی انفرادی جد و جہد اور ترقی کا راستہ بھی کھلا ہے ۔ جس میں نہ حکومتی کیپٹلزم کی صورت ہے اور نہ فردی کیپٹلزم کی خطرناک روش ہے حکومت اور افراد کے بَین بَین چلنے والا یہ نظام' اسلام کا اقتصادی نظام ہے جسکی طرف آج نہیں تو کل دُنیا کو بہرحال رجوع کرنا ہوگا کیونکہ اس کے بغیر انسان کی نہ دُنیا سنور سکتی ہے اور نہ عاقبت سنور سکتی ہے ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے آج سے قریباً پچاس سال قبل فرمایا تھا :-

> " پس اَے دوستو ! دُنیا کا نیا نظام نہ مسٹر چرچل بنا سکتے ہیں نہ مسٹر روزویلٹ بنا سکتے ہیں ۔ یہ اٹلانٹک چارٹر کے دعوے سب ڈھکوسلے ہیں اور اس میں کئی نقائص، کئی عیوب اور کئی خامیاں ہیں ۔ نئے نظام وہی لاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کیطرف سے دنیا میں مبعوث کئے جاتے ہیں ۔ جن کے دلوں میں نہ امیر کی دشمنی ہوتی ہے نہ غریب کی بیجا محبت ہوتی ہے جو نہ مشرقی ہوتے ہیں نہ مغربی ..... پس آج وہی تعلیم امن قائم کرسکیگی جو حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ آئی ہے اور جسکی بنیاد الوصیۃ کے ذریعہ ۱۹۰۵ء میں رکھی گئی ہے ۔" (نظامِ نو صفحہ ۱۱۳)

...تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس نازک وقت میں روس کے باشندوں کو بصیرت عطا فرمائے تاکہ وہ صحیح سمت کیطرف جانے کا فیصلہ کرسکیں ۔ آمین ! (محمد انعام غوری)

منظوم کلام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جو جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقعہ پر مؤرخہ ۲۷ ر جولائی ۱۹۹۱ء کو پڑھا گیا ۔

وقت کم ہے ۔ بہت ہیں کام ۔ چلو ؛ ملگجی ہو رہی ہے شام ۔ چلو
عمر ہو جب تمام ایسا نہ ہو ؛ کام رہ جائیں ناتمام ۔ چلو
کہہ رہی ہے خرامِ بادِ صبا ؛ جب تلک دم چلے مُدام ۔ چلو
منزلیں دے رہی ہیں آوازیں ؛ صبح محوِ سفر ہو شام ۔ چلو
ساتھیو میرے ساتھ ساتھ رہو ؛ قرنوں کا لیجئے پیام ۔ چلو
تم اُٹھے ہو تو لاکھ اُجالے اُٹھے ؛ تم چلے ہو تو برق گام ۔ چلو
کبھی ٹھہرو تو مثلِ ابرِ بہار ؛ جب برس جائے فیضِ عام ۔ چلو
رات جاگو مہ و نجوم کے ساتھ ؛ دن کو سورج سے ہم خرام ۔ چلو
ہو تمہی کل کے قافلہ سالار ؛ آج بھی ہو تمہی امام ۔ چلو
تم سے وابستہ ہے جہانِ نو ؛ تمہیں سونپی گئی زمام ۔ چلو
آگے بڑھ کے قدم تو لو ۔ دیکھو ؛ عہدِ نَو ہے تمہارے نام ۔ چلو
پیشوائی کرو ۔ تمہاری طرف ؛ آرہا ہے نیا نظام ۔ چلو
اَے خوشا ۔ دِل بہ یار ۔ دَست بکار ؛ لہر در لہر شاد کام ۔ چلو
میرے پیارو خُدا کے پیاروں پر ؛ دائماً بھیجتے سلام ۔ چلو
زیر و بَم میں دِلوں کی دھڑکن کے ؛ موجزن ہو خُدا کا نام ۔ چلو
دِل سے اُٹھے جو نعرۂ تکبیر ؛ ہو ثُریا سے ہمکلام ۔ چلو

غمِ دُنیا کی ہے دَوا غمِ عشق
دَمِ عیسیٰ نہیں ۔ سوا دَمِ عشق
بحرِ عالَم میں اِک بپا کر دو ؛ پیار کا غلغلہ ۔ تلاطمِ عشق

خدا کے نوشتے کس طرح پُورے ہوتے ہیں!

رُوس میں انقلابات کے متعلق اڑھائی ہزار سال قبل حضرت حزقیل نبی کی پیشگوئی

اور موجودہ زمانہ میں بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی اور

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی رُویا کا ایمان افروز تذکرہ۔

[آج سے ۴۶ سال قبل فروری ۱۹۴۵ء میں امام جماعتِ احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے "اسلام کا اقتصادی نظام" کے موضوع پر ایک بصیرت افروز لیکچر دیا تھا جسمیں کمیونزم کے اقتصادی نظام کا اسلام کے اقتصادی نظام کے ساتھ ٹھوس اور مدلّل موازنہ کرتے ہوئے ثابت فرمایا تھا کہ اشتراکیت کا نظام روحانی زندگی کے لئے تو موت کا پیغام ہے ہی لیکن مادی زندگی کے لئے بھی ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتا۔ کمیونزم محض ایک ردّ عمل ہے بڑے ظلم کا۔ اسی وجہ سے یہ صرف ظلم کے حلقوں میں ہی کامیاب ہوتا نظر آرہا ہے۔ جب یہ صُورتحال ختم ہوجائیگی تو کمیونزم کی اصل حقیقت کھُل جائے گی اور یہ نظام بہرصورت ناکام ہوجائے گا ـــــ حضور رضؓ نے اپنے اس مضمون کے آخر میں حضرت حزقیل نبی کی تفصیلی پیشگوئی اور انقلابات روس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی نیز اپنی ایک رؤیا کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ قارئینِ بدر کے ازدیادِ علم و ایمان کے لئے یہ حصّہ ذیل میں درج کیا جارہا ہے]ـــــ (ادارہ)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"روس کیا ہے؟ ایک ایسا ملک ہے جس نے صرف تین چار سَو سال سے اہمیت حاصل کی ہے۔ اس سے پہلے وہ ایک پراگندہ قوم تھی۔ صرف چند قبائل تھے جو تھوڑے تھوڑے علاقہ پر قابض تھے مگر اپنے علاقہ میں بھی اُس کو کوئی خاص طاقت حاصل نہیں تھی۔ آج سے ایک ہزار سال پہلے وہ بہت ہی غیر معروف تھا اور اس قدر بے آباد اور ویران تھا کہ کوئی شخص اُس کی بے آبادی کی وجہ سے اُس کی طرف مُنہ بھی نہیں کرتا تھا۔ اور آج سے اڑھائی ہزار سال پہلے تو اس سے کوئی شخص واقف بھی نہیں تھا۔ شاذ و نادر کے طور پر جغرافیہ دانوں کو اس کا علم ہو تو ہو ورنہ یہ اس قدر ویران تھا کہ کوئی شخص اُس کی طرف توجہ کرنے کے لئے بھی تیار نہیں ہوتا تھا۔

روس کے متعلق اڑھائی ہزار سال پہلے کی ایک پیشگوئی

اُس زمانہ میں جب کہ روس کو کوئی اہمیت حاصل نہیں تھی حزقیل نبی نے آج سے اڑھائی ہزار سال پہلے روس کے متعلق ایک عظیم الشان پیشگوئی کی تھی جو آج تک بائیبل میں موجود ہے اور حزقیل باب ۳۸ اور ۳۹ میں اس کا تفصیل کے ساتھ ذکر آتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"اور خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا۔ کہ اَے آدم زاد! جوج کی طرف، جو ماجوج کی سرزمین کا ہے اور روش اور مسک اور توبل کا فرمانروا ہے متوجّہ ہو اور اُس کے خلاف نبوّت کر۔ اور کہہ خداوند یُوں فرماتا ہے کہ دیکھ اَے جوج! روش اور مسک اور توبل کے فرمانروا! میں تیرا مخالف ہوں۔ اور میں تجھے پھرا دوں گا۔ اور تیرے جبڑوں میں آنکڑے ڈال کر تجھے اور تیرے تمام لشکر اور گھوڑوں اور سواروں کو جو سب کے سب مسلّح لشکر ہیں جو پھریاں اور سپریں لئے ہیں اور سب کے سب تیغ زن ہیں کھینچ نکالوں گا۔ اور اُن کے ساتھ فارس اور کوش اور فوط جو سب کے سب سپر بردار ہیں اور خود پوش ہیں۔ جمر اور اس کا تمام لشکر اور شمال کی دُور اطراف کے اہلِ تجرمہ اور اُن کا تمام لشکر یعنی بہت سے لوگ جو تیرے ساتھ ہیں۔ تُو تیار ہو اور اپنے لئے تیاری کر۔ تُو اور تیری تمام جماعت جو تیرے پاس فراہم ہوئی ہے اور تُو اُن کا پیشوا ہو۔ اور بہت دنوں کے بعد تُو یاد کیا جائے گا اور آخری برسوں میں اُس سرزمین پر جو تلوار کے غلبہ سے چھڑائی گئی ہے اور جس کے لوگ بہت سی قوموں کے درمیان سے فراہم کئے گئے ہیں اسرائیل کے پہاڑوں پر جو قدیم سے ویران تھے چڑھ آئیگا۔ لیکن وہ تمام اقوام سے آزاد ہے اور وہ سب کے سب امن اور امان سے سکونت کریں گے۔ تُو چڑھائی کرے گا اور آندھی کی طرح آئے گا۔ تُو بادل کی مانند زمین کو چھپائے گا۔ تُو اور تیرا تمام لشکر اور بہت سے لوگ تیرے ساتھ۔

خداوند خدا یُوں فرماتا ہے کہ اُس وقت یُوں ہوگا کہ بہت سے مضمون تیرے دل میں آئیں گے اور تُو ایک بڑا منصوبہ باندھے گا۔ اور تُو کہے گا کہ میں دیہات کی سرزمین پر حملہ کروں گا۔ میں اُن پر حملہ کروں گا جو راحت و آرام سے بستے ہیں جن کی نہ فصیل ہے نہ اڑ بنگے اور نہ پھاٹک ہیں تاکہ تُو لوٹے اور مال کو چھین لے اور اُن ویرانوں پر جو اب آباد ہیں اور اُن لوگوں پر جو تمام قوموں میں سے فراہم ہوئے ہیں جو مویشی اور مال کے مالک ہیں اور زمین کی ناف پر بستے ہیں اپنا ہاتھ چلائے۔ سبا اور ددان اور ترسیس کے سوداگر اور اُن کے تمام جوان شیر ببر تجھ سے پُوچھیں گے۔ کیا تُو غارت کرنے آیا ہے؟ کیا تُو نے اپنا غول اِس لئے جمع کیا ہے کہ مال چھین لے اور چاندی سونا لُوٹے اور مویشی اور مال لے جائے اور بڑی غنیمت حاصل کرے۔

اِس لئے اَے آدم زاد نبوّت کر اور جوج سے کہہ خداوند خدا یُوں فرماتا ہے کہ جب میری اُمّت اسرائیل امن سے بسے گی۔ کیا تجھے خبر نہ ہوگی؟ اور تُو اپنی جگہ سے شمال کی دُور اطراف سے آئے گا۔ تُو اور بہت سے لوگ تیرے ساتھ جو سب کے سب گھوڑوں پر سوار ہوں گے ایک بڑی فوج اور بھاری لشکر۔ تُو میری اُمّت اسرائیل کے مقابلہ کو نکلے گا اور زمین کو بادل کی طرح چھپا لے گا۔ یہ آخری دنوں میں ہوگا اور مَیں تجھے اپنی سرزمین پر چڑھا لاؤں گا تاکہ قومیں مجھے جانیں۔ جس وقت میں اَے جوج اُن کی آنکھوں کے سامنے تجھ سے اپنی تقدیس کراؤں۔ خداوند خدا یُوں فرماتا ہے کہ کیا تُو وہی نہیں جس کی بابت میں نے قدیم زمانہ میں اپنے خدمت گزار اسرائیلی نبیوں کی معرفت جنہوں نے ان ایام میں سالہا سال تک نبوّت کی فرمایا تھا کہ میں تجھے اُن پر چڑھا لاؤں گا۔ اور یُوں ہوگا کہ اُن ایام میں جب جوج اسرائیل کی مملکت پر چڑھائی کرے گا تو میرا قہر میرے چہرہ سے نمایاں ہوگا۔ خداوند خدا فرماتا ہے کیونکہ میں نے اپنی غیرت اور آتشِ قہر میں فرمایا کہ یقیناً اُس روز اسرائیل کی سرزمین میں سخت زلزلہ آئے گا یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں اور آسمان کے پرندے اور میدان کے چرندے اور سب کیڑے مکوڑے جو زمین پر رینگتے پھرتے ہیں اور تمام انسان جو رُوئے زمین پر ہیں میرے حضور تھرتھرائیں گے اور پہاڑ گر پڑیں گے اور کراڑے بیٹھ جائیں گے اور ہر ایک دیوار زمین پر گر پڑے گی۔ اور میں اپنے سب پہاڑوں سے اُس پر تلوار طلب کروں گا۔ خداوند خدا فرماتا ہے اور ہر ایک انسان کی تلوار اُس کے بھائی پر چلے گی۔ اور میں وبا بھیج کر اور خونریزی کرکے اُسے سزا دوں گا اور اُس پر اور اس کے لشکروں پر اور اُن بہت سے لوگوں پر جو اُس کے ساتھ ہیں شدّت کا مینہ اور بڑے بڑے اولے اور آگ اور گندھک برساؤں گا اور اپنی بزرگی اور اپنی تقدیس کراؤں گا اور بہت سی قوموں کی نظروں میں مشہور ہوں گا۔

اور وہ جانیں گے کہ خداوند میں ہوں۔

پس اے آدم زاد! تو جوج کے خلاف نبوت کر اور کہہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے دیکھ اے جوج روش اور مسک اور توبل کے فرمانروا میں تیرا مخالف ہوں۔ اور میں تجھے پھرا دوں گا۔ اور تجھے لئے پھروں گا اور شمال کی دور اطراف سے چڑھا لاؤں گا اور تجھے اسرائیل کے پہاڑوں پر پہنچاؤں گا اور تیری کمان تیرے بائیں ہاتھ سے چھڑا دوں گا اور تیرے تیر تیرے داہنے ہاتھ سے گرا دوں گا۔ تو اسرائیل کے پہاڑوں پر اپنے سب لشکر اور حمایتیوں سمیت گر جائے گا۔ اور میں تجھے ہر قسم کے شکاری پرندوں اور میدان کے درندوں کو دوں گا کہ کھا جائیں۔ تو کھلے میدان میں گرے گا کیونکہ میں ہی نے کہا خداوند خدا فرماتا ہے۔ اور میں ماجوج پر اُن پر جو جزیروں میں امن سے سکونت کرتے ہیں آگ بھیجوں گا اور وہ جانیں گے کہ میں خداوند ہوں اور میں اپنے مقدس نام کو اپنی اُمت اسرائیل میں ظاہر کروں گا اور پھر اپنے مقدس نام کی بے حُرمتی نہ ہونے دوں گا۔ اور قومیں جانیں گی کہ میں خداوند اسرائیل کا قدوس ہوں۔ دیکھ وہ پہنچا اور وقوع میں آیا خداوند خدا فرماتا ہے۔ یہ وہی دن ہے جس کی بابت میں نے فرمایا تھا۔ تب اسرائیل کے شہروں کے بسنے والے نکلیں گے اور آگ لگا کر ہتھیاروں کو جلائیں گے یعنی سپروں اور پھریوں کو۔ کمانوں اور تیروں کو۔ اور بھالوں اور برچھیوں کو۔ اور وہ سات برس تک اُن کو جلاتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ وہ نہ میدان سے لکڑی لائیں گے اور نہ جنگلوں سے کاٹیں گے۔ کیونکہ وہ ہتھیار ہی جلائیں گے اور وہ اپنے لوٹنے والوں کو لوٹیں گے اور اپنے غارت کرنیوالوں کو غارت کریں گے۔ خداوند خدا فرماتا ہے۔

اور اُس دن یوں ہوگا کہ میں وہاں اسرائیل میں جوج کو ایک گورستان دوں گا یعنی راہگذروں کی وادی جو سمندر کے مشرق میں ہے اُس سے راہگذروں کی راہ بند ہوگی اور وہاں جوج کو اور اس کی تمام جمعیت کو دفن کریں گے اور جمعیت جوج کی وادی اُس کا نام رکھیں گے اور سات مہینوں تک بنی اسرائیل ان کو دفن کرتے رہیں گے تاکہ ملک کو صاف کریں۔ ہاں اُس ملک کے سب لوگ ان کو دفن کریں گے اور یہ ان کے لئے ناموری کا سبب ہوگا جس روز میری تمجید ہوگی خداوند خدا فرماتا ہے۔ اور وہ چند آدمیوں کو چن لیں گے جو اس کام میں ہمیشہ مشغول رہیں گے اور وہ زمین پر گذرتے ہوئے راہگذروں کی مدد سے اُن کو جو سطح زمین پر پڑے رہ گئے ہوں، دفن کریں گے تاکہ اُسے صاف کریں۔ تو وہ سات مہینوں کے بعد تلاش کریں گے۔ اور جب وہ ملک میں سے گذریں اور اُن میں سے کوئی کسی آدمی کی ہڈی دیکھے تو اُس کے پاس ایک نشان کھڑا کرے گا جب تک دفن کرنیوالے جمعیت جوج کی وادی میں اُسے دفن نہ کریں۔ اور شہر بھی جمعیت کہلائے گا یوں وہ زمین کو پاک کریں گے۔

اور اے آدم زاد! خداوند خدا فرماتا ہے ہر قسم کے پرندے اور میدان کے ہر ایک جانور سے کہہ جمع ہو کر آؤ میرے اس ذبیحہ پر جسے میں تمہارے لئے ذبح کرتا ہوں۔ ہاں اسرائیل کے پہاڑوں پر ایک بڑے ذبیحہ پر ہر طرف سے جمع ہو تاکہ تم گوشت کھاؤ اور خون پیئو۔ تم بہادروں کا گوشت کھاؤ گے اور زمین کے اُمراء کا خون پیو گے۔ ہاں مینڈھوں۔ برّوں۔ بکروں اور بیلوں کا۔ وہ سب کے سب بسن کے فربہ ہیں۔ اور تم میرے ذبیحہ کی جسے میں نے تمہارے لئے ذبح کیا یہاں تک چربی کھاؤ گے کہ سیر ہو جاؤ گے اور اتنا خون پیو گے کہ مست ہو جاؤ گے اور تم میرے دسترخوان پر گھوڑوں اور سواروں سے اور بہادروں اور تمام جنگی مردوں سے سیر ہو گے خداوند خدا فرماتا ہے اور میں قوموں کے درمیان اپنی بزرگی ظاہر کروں گا اور تمام قومیں میری سزا کو جو میں نے دی اور میرے ہاتھ کو جو میں نے اُن پر رکھا، دیکھیں گی۔"

حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ "دیکھو حزقیل نبی اُس زمانہ میں جب کوئی شخص روس کو نہ جانتا تھا اور جب کسی شخص کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ روس دنیا میں اس قدر ترقی کر لے گا کہ اپنی حکومت اور شوکت کے ذریعے سب پر چھا جائے گا، روس کے متعلق پیشگوئی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے روس ماسکو اور توبالسک کے بادشاہ! خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ میں دنیا کے آخری زمانہ میں تیری طاقت کو بڑھاؤں گا اور تیری شوکت میں غیر معمولی اضافہ کردوں گا۔ یہاں تک کہ تو اِس گھمنڈ میں کہ تیری طاقت بہت بڑھ چکی ہے اور تیری عظمت میں اضافہ ہو گیا ہے غیر ملکوں کو اپنے قبضہ میں لانے اور ان کے اموال اور اُن کے مولیشی اور اُن کی دولت کو لوٹنے کی کوشش کرے گا۔ یہاں تک کہ فارس اور ایران پر بھی تیرا قبضہ ہو جائے گا (جس کی بنیاد ڈالنے کے لئے روس اب ایران کے چشمے مانگ رہا ہے) اے روس، ماسکو اور توبالسک کے بادشاہ! اس لئے کہ تو غیر ملکوں کی دولت کو لوٹ لے۔ اُن کا سونا اور چاندی اپنے قبضہ میں کرلے اور اُن کے مواشی اور اُن کے اموال کو غصب کر لے اپنے ملک میں سے نکلے گا (پیشگوئی کے اس حصہ سے ظاہر ہے کہ کمیونزم کا اقتصادی نظام پہلے نظاموں سے کہیں زیادہ دوسرے ملکوں کے لئے خطرناک ہوگا) اور غیر ممالک پر حملہ کرتے ہوئے بڑھتا چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ تو یروشلم پر حکومت کرنا چاہے گا جسکی حفاظت کا کوئی سامان نہیں۔ تب میرا غضب تجھ پر بھڑکے گا۔ میں آگ اور گندھک کا مینہ تجھ پر برساؤں گا۔ اور میں تجھے بنسیاں مار مار کر تیرے مونہہ اور جبڑوں کو چیر دوں گا اور تجھے اس طرح تباہ و برباد کردوں گا کہ تیری لاشوں کے انبار جنگلوں میں لگ جائیں گے اور لوگ انہیں مہینوں تک زمین میں دفن کرتے رہیں گے۔"

وہ لوگ جو پیشگوئیوں کو نہیں مانتے میں اُن سے کہتا ہوں کہ اگر دنیا کا کوئی خدا نہیں ہے اور اگر وہ اپنے انبیاء کو غیب کی خبروں سے اطلاع نہیں دیا کرتا تو آج سے اڑہائی ہزار سال پہلے حزقیل نبی کو یہ کس نے بتادیا تھا کہ ایک زمانہ میں روس دُنیا کی زبردست طاقت بن جائے گا۔ اور وہ دنیا کا سونا اور چاندی لوٹنے کے لئے غیر ممالک پر حملہ کرے گا۔ اور بادل کی طرح اُن پر چھا جائے گا۔ مگر آخر خدا کا غضب اُس پر بھڑکے گا اور وہ آسمانی عذاب کا نشانہ بن کر تباہ و برباد ہو جائے گا۔ اس نکتہ پر غور کرنے کے بعد انسان سوائے اس کے اور کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتا کہ اس قسم کی قبل از وقت خبریں دینا خدا ہی کا کام ہے اور اگر دُنیا کا ایک خدا ہے اور اُس خدا نے حزقیل نبی کو یہ خبر دی ہے جو آج تک بائبل میں لکھی ہوئی موجود ہے۔ تو پھر اس خبر کے جو آج سے اڑہائی ہزار سال پہلے دی گئی سوائے اس کے اور کوئی معنے نہیں ہیں کہ خدا اس اقتصادی نظام کو دنیا میں رہنے دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔

روس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی

ایک نئی پیشگوئی بھی سُن لو! اِس زمانہ میں بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زار روس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی کہ اُس پر ایک نہایت ہی شدید عذاب آنیوالا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔

ع زار بھی ہوگا تو ہوگا اُس گھڑی باحالِ زار

یعنی وہ گھڑی آنیوالی ہے جب کہ زار بھی باحالِ زار ہو جائے گا۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے عین مطابق بالشویک لوگوں نے زار اور اُس کے خاندان کی مستورات کو ایسے ایسے سخت عذاب دیئے اور اِس اِس رنگ میں اُن کی بے حُرمتی کرکے اُن کو مارا کہ وہ واقعات آج بھی سُن کر دُشمن سے دُشمن انسان کا دل بھی کانپ اُٹھتا ہے اور اس کے جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے مگر اُس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک اور بھی خبر دی جو یہ ہے۔

"۲۲ جنوری ۱۹۰۳ء کو میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ زارِ روس کا سونٹا میرے ہاتھ میں آگیا ہے وہ بڑا لمبا اور خوبصورت ہے۔ پھر میں نے غور سے دیکھا تو وہ بندوق ہے اور یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ بندوق ہے بلکہ اُس میں پوشیدہ نالیاں بھی ہیں گویا بظاہر سونٹا معلوم ہوتا ہے اور وہ بندوق بھی ہے۔" (تذکرہ صفحہ ۴۲۹)

رؤیا میں کسی حکومت کا عصا دیئے جانے کے معنے وہاں طاقت اور نفوذ کے حاصل ہونے کے ہوتے ہیں۔ پس جہاں حزقیل نبی کی خبر یہ بتا رہی ہے کہ کمیونسٹ نظام اقتصاد کو اللہ تعالیٰ دُنیا میں قائم رکھنا پسند نہیں کرتا اور یہ کہ اگر اس نظام کے متولیوں نے اِس سے توبہ نہ کی اور وہ غیر قوموں میں دخل اندازی اور تصرف سے باز نہ آیا تو خدا تعالیٰ کا عذاب اُس پر نازل ہوگا اور وہ اس کی ہیبت ناک سزا کا نشانہ بن کر دنیا کے لئے ایک عبرت کا سامان پیدا کر جائے گا۔ وہاں بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ آخر روس کا نظام ہمارے ہاتھوں میں دیا جائے گا اور اُس کی اصلاح کا کام ہمارے سپرد ہوگا۔ یہ خدائی کلام ہیں جو ایسے وقت میں کہے گئے ہیں جبکہ اُن کے پورا ہونے کے کوئی بھی اسباب دنیا میں نظر نہیں آتے تھے اور نہ اب نظر آتے ہیں۔ میں ان ہزاروں لوگوں کے سامنے جو آج اس مقام پر جمع ہیں خدا تعالیٰ کے اِن کلاموں کو پیش کرتا ہوں۔ حزقی ایل نبی کا کلام وہ ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام سے چھ سَو سال پہلے یعنی آج سے دو ہزار پانچسو سال

پہلے نازل ہوا جبکہ روس کو کوئی جانتا بھی نہیں تھا۔ اور کسی کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ وہ اتنی طاقت حاصل کر لیگا کہ غیر اقوام میں دخل اندازی شروع کر دیگا اور ان کے سونے اور چاندی کو جمع کرنے لگ جائے گا۔ پس غور کرو کہ کتنی عظیم الشان پیشگوئی ہے جو روس کے متعلق کی گئی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی پیشگوئی موجود ہے جس میں آپ کو زارِ روس کی تباہی کی خبر دی گئی اور دنیا نے دیکھ لیا کہ وہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ اب دوسری پیشگوئی یہ ہے کہ ایک دن روس کی حکومت بدل کر ایسے رنگ میں آجائیگی کہ اس کا عصا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں دیا جائیگا۔ جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دیکھا کہ آپ کو قیصر و کسریٰ کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں۔ مگر وہ کنجیاں آپ کی بجائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں آئیں۔ اسی طرح گو زارِ روس کے عصا کے متعلق یہ دکھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وہ عصا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں دیا مگر انبیاء کے ذریعہ جو پیشگوئیاں کی جاتی ہیں وہ سب کی سب انکے ہاتھ پر پوری نہیں ہوتیں بلکہ ان میں سے اکثر ان کی جماعتوں کے ذریعہ پوری ہوتی ہیں اور اس پیشگوئی کے متعلق بھی ایسا ہی ہوگا۔ یہ خیالی بات نہیں بلکہ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ روس کی خرابیوں کو درست کرنا اور اسکے نظام کی اصلاح کرنا اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے اور ایک دن روس کے لوگ جماعتِ احمدیہ میں داخل ہو کر اس کے بیان کردہ نظام کو اپنا لیا کریں گے۔ پس جلد یا بدیر کمیونزم کا نظر آنے والا زبردست خطرہ دور ہو جائیگا اور لوگوں کو معلوم ہو جائیگا کہ دنیا کی خرابیوں کی اصلاح اور ان کے دکھوں کا علاج صرف اسلامی تعلیم میں ہی پایا جاتا ہے۔

کمیونزم کی تباہی کے متعلق ایک رؤیا

چوبیس سال کی بات ہے میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا میدان ہے جس میں میں کھڑا ہوں۔ اتنے میں میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عظیم الشان بلا جو ایک بہت بڑے اژدہا کی شکل میں ہے دور سے چلی آرہی ہے وہ اژدہا دس بیس گز لمبا ہے۔ اور ایسا ہوتا ہے جیسے کوئی بڑا درخت ہو۔ وہ اژدہا بڑھتا چلا آتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا دنیا کے ایک کنارے سے چلا ہے اور درمیان میں جس قدر چیزیں تھیں ان سب کو کھاتا چلا آرہا ہے یہاں تک کہ بڑھتے بڑھتے وہ اژدہا اس جگہ پر پہنچ گیا جہاں ہم ہیں اور میں نے دیکھا کہ باقی لوگوں کو کھاتے کھاتے وہ ایک احمدی کے پیچھے پڑ دوڑا۔ وہ احمدی آگے آگے ہے اور اژدہا پیچھے پیچھے۔ میں نے جب دیکھا کہ اژدہا ایک احمدی کو کھانے کے لئے دوڑ پڑا ہے تو میں ہاتھ میں سونٹا لے کر اس کے پیچھے بھاگا لیکن اب میں محسوس کرتا ہوں کہ میں اتنی تیزی سے دوڑ نہیں سکتا جتنی تیزی سے سانپ دوڑتا ہے۔ چنانچہ میں اگر ایک قدم چلتا ہوں تو سانپ دس قدم کے فاصلہ پر پہنچ جاتا ہے۔ بہرحال میں دوڑتا چلا گیا یہاں تک کہ میں نے دیکھا وہ احمدی ایک درخت کے قریب پہنچا اور تیزی سے اس پر چڑھ گیا۔ اس نے خیال کیا کہ اگر میں درخت پر چڑھ گیا تو میں اژدہا کے حملہ سے بچ جاؤنگا مگر ابھی وہ اس درخت کے نصف میں ہی تھا کہ اژدہا اس کے پاس پہنچ گیا اور سر اٹھا کر اسے نگل گیا۔ اس کے بعد وہ پھر واپس لوٹا اور اس غصہ میں کہ میں اس احمدی کو بچانے کیلئے کیوں اس کے پیچھے دوڑا تھا اس نے مجھ پر حملہ کیا۔ مگر جب وہ مجھ پر حملہ کرتا ہے تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے قریب ہی ایک چارپائی پڑی ہوئی ہے مگر وہ بنی ہوئی نہیں صرف پٹیاں وغیرہ ہیں۔ جس وقت اژدہا میرے پاس پہنچا میں کود کر اس چارپائی کی پٹیوں پر پاؤں رکھ کر کھڑا ہو گیا اور میں نے اپنا ایک پاؤں اس کی ایک پٹی پر اور دوسرا پاؤں اس کی دوسری پٹی پر رکھ لیا۔ جب اژدہا چارپائی کے قریب پہنچا تو کچھ لوگ مجھے کہتے ہیں کہ آپ اس کا مقابلہ کس طرح کر سکتے ہیں جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما چکے ہیں کہ لَا یَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِہِمَا۔ اس وقت مجھے محسوس ہوتا ہے کہ یہ سانپ کا حملہ دراصل یاجوج اور ماجوج کا حملہ ہے کیونکہ یہ حدیث ان کے بارہ میں ہے۔ میں اس وقت یہ بھی خیال کرتا ہوں کہ یہ دجال بھی ہے۔ اتنے میں وہ اژدہا میری چارپائی کے قریب پہنچ گیا اور میں نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا دیئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی شروع کر دی۔ اسی دوران میں ان احمدیوں نے جنہوں نے مجھے مقابلہ کرنے سے منع کیا تھا۔ اور کہا تھا کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما چکے ہیں کہ یاجوج اور ماجوج کا مقابلہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں کر سکے گی۔ میں کہتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ لَا یَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِہِمَا کسی کے پاس کوئی ایسا ہاتھ نہیں ہوگا جس سے وہ ان کا مقابلہ کر سکے مگر میں نے تو ہاتھ مقابلہ کیلئے اس کی طرف نہیں بڑھائے بلکہ اپنے دونوں ہاتھ خدا کی طرف اٹھا دیئے ہیں اور خدا کی طرف ہاتھ اٹھا کر فتح پانے کے امکان کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رد نہیں فرمایا۔ غرض میں نے دعا کرنی شروع کر دی کہ اے خدا مجھ میں تو طاقت نہیں کہ میں اس فتنہ کا مقابلہ کر سکوں لیکن تجھ میں سب طاقت اور قدرت ہے میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ تو اس فتنہ کو دور فرما دے۔ جب میں نے یہ دعا کی تو میں نے دیکھا کہ آسمان سے اس اژدہا کی حالت میں تغیر پیدا ہونے لگا جیسے پہاڑی کیڑے پر نمک گرانے سے ہوتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں اس اژدہا کے جوش میں کمی آنی شروع ہو گئی اور آہستہ آہستہ اس کی تیزی بالکل کم ہو گئی۔ چنانچہ پہلے تو وہ میری چارپائی کے نیچے گھسا۔ پھر اس کے جوش میں کمی آنی شروع ہو گئی۔ پھر وہ خاموشی سے لیٹ گیا اور پھر میں نے دیکھا کہ وہ ایک ایسی چیز بن گیا ہے جیسے جیلی ہوتی ہے۔ بالآخر وہ اژدہا پانی ہو کر بہہ گیا۔ اور میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا دیکھو دعا کا کیا اثر ہوا بیشک میرے اندر طاقت نہیں تھی کہ میں اس کا مقابلہ کر سکتا مگر میرے خدا میں تو طاقت تھی کہ وہ اس خطرہ کو دور کر دیتا۔

ایک قابلِ ذکر امر یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ ہم کسی کے دشمن نہیں ہیں ہم ہر ایک کے خیر خواہ ہیں۔ اور دشمن سے دشمن انسان کی بدخواہی کا خیال بھی ہمارے دل کے کسی گوشہ میں نہیں آتا۔ ہم چاہتے ہیں کہ دنیا میں اخلاق کی فتح ہو، روحانیت کی ترقی ہو۔ خدا اور اس کے رسول کی حکومت قائم ہو اور ہم چاہتے ہیں کہ دنیا میں جو بھی نظام جاری ہو خواہ وہ اقتصادی ہو یا سیاسی۔ تمدنی ہو یا معاشرتی بہرحال خدا اور اس کے رسول کا خانہ خالی نہ رہے اور دنیا کو ان کے احکام کا اتباع سے نہ روکا جائے۔ پس ہم روس یا کمیونزم کے دشمن نہیں بلکہ روس سے مجھے دلی ہمدردی ہے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ یہ قوم جو سینکڑوں سال ظلموں کا شکار رہی ہے ترقی کرے اور اس کے دن پھریں۔ ہاں یہ بھی یاد رکھو کہ احمدیت ہرگز برداشت نہیں کر سکتی کہ ایسے غلط فلسفہ کو بعض قوموں کی ترقی اور دوسروں کے تنزل کا موجب بنایا جائے۔ پس اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ ہدایات کو اگر دنیا کا کوئی نظام اپنالے اور اپنا نظام اسلامی رنگ میں ڈھال لے تو اس کی باتیں ہمارے سر آنکھوں پر۔ لیکن اگر وہ ایسا نہ کرے تو پھر بھی لوگ اس بات کے پابند ہیں کہ وہ اس نظام کو قبول نہ کریں کیونکہ بیشک روٹی کی تکلیف بھی بڑی تکلیف ہے مگر مذہب ایسی چیز ہے جسے انسان کسی حالت میں بھی قربان کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔

(اسلام کا اقتصادی نظام ص ۱۰۶ تا ص ۱۱۱)

درخواست دعا۔ خاکسار کے خالو مکرم بشیر احمد صاحب مذکور (ہریانہ) کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ چل پھر بھی نہیں سکتے کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (بشیر الدین کارکن پریس قادیان)

خطبۃ الجمعۃ المبارک

جماعت احمدیہ بھی انہی الٰہی جماعتوں میں سے ہے جن کے اوپر بلا قصور ظلم کئے جاتے ہیں

باوجود اسکے کہ ہم تمام دنیا کے خیر خواہ ہیں مگر اس خیر خواہی کے صلے میں ہم پر ظلم و ستم روا رکھا جاتا ہے۔

تاریخ احمدیت بتا رہی ہے کہ مصیبتوں کے ہر پر خطر دور میں سے گذرنے کے بعد جماعت پر اللہ تعالیٰ کا انعام پہلے سے زیادہ شان کے ساتھ نازل ہوتا رہا ہے .... اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ لازماً ہم ہی جیتیں گے۔

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۳ اپریل (شہادت) ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء بمقام مسجد احمدیہ اسلام آباد۔

حضور انور ایدہ اللہ کا یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ (غیر مطبوعہ) ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔ (قائمقام ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:۔

"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ○ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ○ وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ○ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ○ اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ ○ (البقرہ آیت ۱۵۴ تا ۱۵۸)

اور پھر فرمایا:۔

"انسان کے مقدر میں خوف بھی ہے اور بھوک بھی ہے اور اموال کا نقصان بھی ہے۔ اور جانوں اور پھلوں کا نقصان بھی ہے اور اس امر کا صرف مذہب سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ انسان مذہبی ہو یا غیر مذہبی، خدا پر ایمان رکھنے والا ہو یا دھریہ یا مادہ پرست ہو یا روحانیت کا قائل۔ اس کی زندگی میں یہ ساری چیزیں اسکے ساتھ لگی ہوئی ہیں طرح طرح کے خوف انسان کو گھیرے ہوئے ہیں۔ لیکن

ہر خوف سے بہتر وہ خوف ہے جو خدا کی خاطر انسان پر عاید کیا جائے۔

کوئی اور خوف اس خوف کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ویسے تو ایسی بد قسمت مائیں بھی ہوتی ہیں جو خود اپنے بچوں کو اَن دیکھی چیزوں کا خوف دلاتی ہیں۔ بعض بچے بیچارے ایسے بھی ہوتے ہیں جو جنوں بھوتوں کے تصور میں ڈرتے ڈرتے اپنا بچپن گذارتے ہیں اور ایسا خوفزدہ دل لے کر بڑے ہوتے ہیں کہ ساری زندگی خوف میں مبتلا رہتے ہیں۔ بعض قومیں ہیں جن کو کئی قسم کے خوف گھیرے ہوئے ہیں۔ بعض بادشاہتیں ہیں جن کو یہ خوف لاحق ہے کہ کسی وقت ان کا تختہ نہ اُلٹ دیا جائے۔ بعض حکومتیں دوسری حکومتوں کا خوف کھا رہی ہیں۔ بعض اقتصادی نظام دوسرے اقتصادی نظام سے خوفزدہ ہیں۔

پس خوف سے تو کوئی مبرا نہیں۔ یہ ناممکن ہے کہ انسان خوف کے بغیر زندگی گذار سکے مگر قرآن کریم ایک ایسے خوف کا ذکر فرماتا ہے جو محض للہ ہو انسان کا کوئی قصور نہ ہو۔ اسکی کوئی خواہش نہ ہو جو کسی دوسرے کی خواہش پر بد اثر ڈالنے والی ہو۔ اسکی کوئی حرص نہ ہو جس کے نتیجہ میں کسی غیر کا نقصان ہوتا ہو۔ کوئی علاقہ فتح کرنے کی تمنا نہ ہو۔ کسی جبر کے روا رکھنے یا دل میں حکومت چلانے کی تمنا نہ ہو۔ کوئی ایسی مراد نہ ہو جو دوسرے کی مراد سے ٹکراتی ہو بلکہ وہ خالصۃً بنی نوع انسان کی بہبود کے لیے کوشاں ہو اور نیک ارادے رکھتا ہو۔ ایسا انسان جس سے کسی دوسرے انسان کو کوئی خوف نہ ہو، جب غیروں سے ایسے حالات دیکھتا ہے اور اس کو ایسے بد ارادے نظر آتے ہیں کہ اُن کے نتیجہ میں بظاہر اسکے دل میں خوف پیدا ہونا چاہیئے لیکن اپنے کسی قصور کے نتیجہ میں نہیں بلکہ فی الحقیقت اپنی بعض نیکیوں کے نتیجہ میں غیروں سے خوف لاحق ہو جاتا ہے۔ ایسے خوف کا خدا تعالیٰ ذکر فرماتا ہے کہ یہ خوف جو محض اللہ کی خاطر اس پر عاید کیا گیا ہے ایسے خوف کو خدا تعالیٰ ڈرانے کے طور پر نہیں بلکہ خوشخبری کے طور پر پیش کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ

میرے کچھ نیک بندے ایسے ہوا کرتے ہیں

تو ان کے مقدر میں ایسا خوف بھی ہوتا ہے کہ جو محض خدا کی خاطر اُن پر ڈالا جاتا ہے باوجود اسکے کہ اُن کی طرف سے کسی کو کوئی خوف نہیں ہوتا اُن کا قول بھی سلام ہوتا ہے اور اُن کا فعل بھی سلام ہوتا ہے۔ وہ ہر ایک کو امن کی دعوت دیتے ہیں اور اپنی طرف سے بے خوفی کا پیغام دیتے ہیں مگر اسکے باوجود بعض لوگ اُن پر ایسی مصیبتیں کھڑی کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ پیشتر اسکے کہ وہ مصیبتیں عملی جامہ پہنیں ایک خوف کی حالت پیدا کر دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایسی صورت میں ہم تمہیں آزمائیں گے بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ ایک خاص قسم کے خوف میں سے ایک حصہ تم پر ڈالا جائے گا اور اُس وقت تم آزمائش میں مبتلا ہوگے اگر تو واقعۃً یہ خوف خدا کی خاطر ہے تو تمہیں یہ خوف متاثر نہیں کر سکے گا تمہیں یہ خوف اس طرح ڈرا نہیں سکے گا جس طرح اہل دنیا کو دنیا کے خوف ڈرا دیا کرتے ہیں۔ یہ ہے ابتلاء کا معنی اور یہ ہے آزمائش کا مطلب تاہم اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ مسلمان جو سچا مومن ہو اور اللہ پر توکل رکھتا ہو وہ اس قسم کے خوف کے نتیجہ میں خوفزدہ یا مصیبت زدہ ہو جاتا ہے کیونکہ دوسری آیت اس مفہوم کی نفی کر رہی ہے اللہ تعالیٰ واضح طور پر فرماتا ہے

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

کہ دیکھو اللہ کے دوستوں کو کوئی خوف نہیں ہوتا۔

پس بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ کا مطلب یہ ہوگا کہ دنیا کی طرف سے خوف پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے یا دنیا کی طرف سے خوف پیدا کرنے کی کوشش کی جائے گی اور اُس وقت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزمائے گا۔ جو لوگ خدا کے بندے بن جائیں گے انکے دل پر خوف کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ لیکن جو لوگ اللہ کے بندے نہیں ہوں گے اور اُن کے دل میں کسی حد تک غیر کی ملونی شامل ہو جائے گی تو اُس حد تک وہ اس خوف سے متاثر ہو جائیں گے۔

پھر اسی طرح یہی آیت کریمہ ہمیں یہ بھی بتاتی ہے کہ بھوک بھی انسان کے مقدر میں ہے۔

بڑے سے بڑا امیر آدمی بھی ہو

اُس پر بھی بعض دفعہ ایسے حالات آجاتے ہیں کہ کسی نہ کسی وقت وہ بھوک کا شکار ہو جاتا ہے۔ پیسے ہونے کے باوجود وہ بعض دفعہ ایسی حالت میں گرفتار ہو جاتا ہے کہ اسکا پیسہ اسکے لیے خوراک کا کوئی انتظام نہیں کر سکتا۔ بڑی بڑی امیر قومیں ہیں جن کے ہاں کھانا اتنا ضائع ہو رہا ہوتا ہے کہ بعض غریب قومیں انکے ضائع شدہ کھانے پر پل سکتی ہیں لیکن بعض دفعہ اُن پر بھی ایسے حالات وارد ہو جاتے ہیں کہ وہ بھی بھوک کا شکار ہو جاتی ہیں۔ گذشتہ جنگ عظیم میں انگلستان کی حکومت جو کسی زمانہ میں بہت ہی بڑی اور قوی حکومت سمجھی جاتی تھی اور اس کا اقتصادی نظام بھی بہت مستحکم تھا اُس ملک کے باشندوں کو ایسی شدید بھوک کا سامنا کرنا پڑا کہ اُن کے غریب اور اُن کے امیر، اُن کے چھوٹے اور اُن کے بڑے سب کو گویا لباس الجوع پہنا دیا گیا یعنی بھوک اُنکا لباس بن گئی تھی۔ اور وہ کھانے کی چھوٹی چھوٹی چیزوں کے لیے ترستے تھے۔ میٹھا دیکھنے کو انکی آنکھیں ترس گئی تھیں۔ کھانے کی عام چیزیں مثلاً ڈبل روٹی وغیرہ جس کی خوراک کے اعتبار سے کوئی حیثیت ہی نہیں سمجھی جاتی تھی اس کے حصول کے لیے بھی بڑی بڑی لمبی قطاریں لگا کرتی تھیں۔ وہ شخص اپنے آپ کو بڑا خوش قسمت سمجھتا تھا جسکو ڈبل روٹی مل جاتی تھی۔ اسی طرح جرمنی میں فاقہ کرنے کا ایک ایسا وقت آیا کہ لگاتار کئی کئی دن تک فاقے کرنے پڑتے تھے۔ چنانچہ اس زمانہ کے حالات کا مجھے مطالعہ کرنے

کا موقعہ ملا تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ انہوں نے بڑی سخت جانی کے ساتھ بڑی ہمت کے ساتھ ان تکلیفوں کو برداشت کیا ہے اور ان کا مقابلہ کیا ہے۔

پس جوع بھی انسان کے مقدر میں ہے اور بعض اوقات انسان ایک لمبے عرصہ تک اس آزمائش میں نہیں ڈالا جاتا لیکن جب خدا کی یہ تقدیر پکڑتی ہے تو ان کا چھوٹا ہو یا بڑا ہو وہ لازماً جوع کا مزہ چکھتا ہے۔ قرآن کریم کے محاورہ میں اسے "لباس الجوع" کہا گیا ہے۔ گویا قوموں پر ایسے وقت آتے ہیں جب ان کو بھوک کے لباس پہنا دیئے جاتے ہیں یعنی بھوک ان کا مقدر بن جاتی ہے اس کے سوا ان کو کوئی چارہ نظر نہیں آتا۔ بھوک اُن کا اوڑھنا بچھونا بن جاتی ہے۔ پس دُنیا میں بسنے والے اور دنیا کی خاطر جینے والے بھی بھوک کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندوں کو بھی اپنی خاطر تھوڑی سی بھوک کی آزمائش میں ڈالتا ہوں۔ بعض دفعہ اُن کو اس وجہ سے فاقہ کرنا پڑتا ہے کہ

وہ خدا سے محبت اور پیار کرتے ہیں

اس کے علاوہ اُن کا اور کوئی قصور نہیں ہوتا۔ اُن کے بھوکے رہنے کی یہ وجہ نہیں کہ وہ نکمے ہوتے ہیں یا ملک میں قحط سالی کا دور دورہ ہے یا اُن کا اقتصادی نظام کسی دوسرے اقتصادی نظام سے ٹکرا کر ناکام ثابت ہو چکا ہے غرض اُن کی بھوک کی کوئی دنیوی وجہ بیان نہیں کی جا سکتی ایک ہی وجہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے محبت میں بھوکا رہنا گوارا کر لیتے ہیں چنانچہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کو قوم نے اسی قسم کی بھوک میں مبتلا کیا۔ تین سال تک شعب ابی طالب میں قید کیا گیا اور اقتصادی بائیکاٹ کیا گیا اور بڑے لمبے عرصہ تک مختلف قبیلے پہرہ دیتے رہے کہ مسلمانوں کا کوئی دوست مخفی طور پر بھی ان کو کھانے کی کوئی چیز نہ پہنچا سکے۔ چنانچہ ان تکلیفوں کی وجہ سے بہت سے صحابہؓ جاں بحق ہو گئے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بھی وصال ہوا اور بھی بہت سے صحابہ تھے جو مسلسل بھوکے رہنے کی وجہ سے انتڑیوں کی بیماریوں اور بھوک کے بد اثرات کے نتیجہ میں آہستہ آہستہ گھل گھل کر وفات پا گئے۔ اتنا شدید فاقہ تھا اور بعض دفعہ اُسکی تکلیف اتنی بڑھ جایا کرتی تھی کہ ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ میں کسی جگہ سے گذر رہا تھا۔ میرے پاؤں کے نیچے ایک نرم سی چیز آئی۔ مجھے یہ ڈر تھا کہ اگر میں نے اُسے دیکھا کہ کیا ہے تو ہو سکتا ہے مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ وہ ایک گندی چیز ہے یا مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ وہ کوئی مکروہ کیڑا ہے جسے میں کسی قیمت پر بھی کھا نہیں سکتا تھا لیکن بھوک کی اتنی شدت تھی کہ میں برداشت نہیں کر سکتا تھا اسلئے میں نے اسے دیکھا نہیں اُسے اُٹھایا اور حلق میں اسطرح لٹکایا کہ زبان کو مَس بھی نہ کر سکے یعنی یہ بھی پتہ نہ لگے کہ وہ کیا چیز تھی۔ چنانچہ میں نے ایسا نشانہ لگایا کہ وہ سیدھا حلق میں جا کر گرا اور میں اُسے نگل گیا۔ وہ ہنس کر کہا کرتے تھے کہ مجھے آج تک پتہ نہیں ہے کہ وہ کیا چیز تھی جسے میں نے نگل لیا تھا۔ یہ بھی روایت میں آتا ہے کہ

صحابہ نے درختوں کے پتے بھی کھائے۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسی حالت میں ہم لوگوں کو آزماتے ہیں اور یہ وہ بھوک ہے جو صرف اللہ کی خاطر برداشت کی جاتی ہے اللہ کے بندے اس آزمائش پر صبر کرتے ہیں اور کوئی واویلا نہیں کرتے۔ شکوے کا کوئی کلمہ زبان پر نہیں لاتے۔ وہ خدا کی رضا کی خاطر ہر حالت کو تسلیم کے ساتھ قبول کر لیتے ہیں۔

پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ۔ مال بھی دنیا میں کئی وجوہات کی بناء پر لوٹے جاتے ہیں۔ قومیں قوموں پر یلغار کرتی ہیں۔ چور لے جاتے ہیں ڈاکو لے جاتے ہیں۔ گھروں کو آگ لگ جاتی ہے۔ اسی قسم کے ہزارہا واقعات ہیں جو مالوں کے نقص اور ضیاع کا سبب بن جاتے ہیں مگر خدا تعالیٰ اپنے بندوں کے متعلق فرماتا ہے کہ

ان کے اموال محض میری رضا کی خاطر لوٹے جاتے ہیں

وہ خود لٹیرے نہیں ہوتے وہ کسی پر ظلم نہیں کر رہے ہوتے بلکہ اُن کی تو یہ فطرت ہوتی ہے کہ اگر کسی کے مال کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو تو وہ جدوجہد کر کے بھی اُسے پیش آمدہ خطرہ سے بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ دنیا اُن سے خیر ہی خیر دیکھتی ہے۔ اس کے باوجود اُن کے اموال خدا کی خاطر یعنی اس وجہ سے کہ وہ خدا کے ہو چکے ہیں لوٹ لیے جاتے ہیں پھر فرمایا وَالْاَنْفُسِ اور انکی کچھ جانیں بھی ضائع ہوتی ہیں۔ اب دیکھئے خدا کی طرف سے جان لینے کے کتنے طریق ہیں۔ ہزارہا ذرائع ہیں جن سے موت انسان پر وارد ہو جاتی ہے۔ بعض لوگ چھینک آنے پر مر جاتے ہیں بعض لوگ بغیر کسی بیماری کے سونے کی حالت میں مر جاتے ہیں۔ یہ بھی دراصل ایک بیماری ہی ہوتی ہے انسان اچھا بھلا سویا ہے اور نیند کی حالت میں ڈوبتے ڈوبتے وہ موت کا شکار ہو جاتا ہے۔ بندوق کی گولی لگتی ہے تو بعض لوگوں کی جان نکل جاتی ہے کوئی دھماکہ ہوتا ہے تو بعض لوگوں کی اس سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ بعض چھوٹی بیماری سے جان دے دیتے ہیں بعض بڑی بیماری سے مر جاتے ہیں۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض لوگ کسی زہریلے جانور کے ڈسنے سے مر جاتے ہیں مثلاً کسی کو بھڑ نے کاٹا یا تو اس سے اسکی موت واقع ہو گئی۔ غرض موت کے بے شمار رستے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان بے شمار رستوں میں سے ایک رستہ میری خاطر جان دینا ہے اور میں اپنے بندوں کو جو میرے ہو چکے ہوتے ہیں اس لحاظ سے بھی آزماتا ہوں کہ بعض دفعہ ان کا کوئی قصور نہیں ہوتا پھر بھی دشمن ان کو ازراہ ظلم قتل کر دیتے ہیں۔

وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (البروج آیت ۹۔ ۱۰)

اُن کی دشمنی کی وجہ اور کوئی نہیں ہوتی سوائے اس کے کہ وہ اللہ اور اللہ کی طرف سے آنے والوں پر ایمان لا چکے ہوتے ہیں۔ یہی ایک دشمنی کی وجہ بن جاتی ہے۔

پس ان آزمائشوں میں خدا تعالیٰ نے ایک وعدہ بھی دیا ہے اور ایک خوشخبری بھی دی ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا یہ آیت ڈرانے کی خاطر نازل نہیں کی گئی بلکہ حوصلہ دلانے کی خاطر نازل کی گئی ہے اللہ تعالیٰ یہ بتانا چاہتا ہے کہ عام دنیا میں انسان اسی طرح زندہ رہتے ہیں اور کئی قسم کی مصیبتوں کا شکار ہو جاتے ہیں اور اُن کی مصیبتیں تمہاری مصیبتوں سے زیادہ ہوتی ہیں۔ چنانچہ بِشَیْءٍ کے لفظ سے واضح فرما دیا کہ مذہبی قوموں کے مقابل پر غیر مذہبی قوموں کی مصیبتیں اور مشکلات بہت زیادہ ہوتی ہیں لیکن اُن کا والی کوئی نہیں ہوتا ان کا متولی کوئی نہیں ہوتا۔ لیکن مذہبی قوموں کا خدا والی ہوتا ہے۔ وہ اُن کا ولی بن جاتا ہے اس لیے ان کو غیر مذہبی قوموں کے مقابل پر ہمیشہ کم نقصان پہنچتا ہے لیکن جو بھی نقصان پہنچتا ہے اُسے

وہ محض رضائے باری تعالیٰ کی خاطر برداشت کرتے ہیں۔

اللہ کے نام پر اُن کو نقصان پہنچایا جاتا ہے اسلئے اس نقصان کا بھی خدا کفیل ہو جاتا ہے اور خدا اُن کا وکیل بن جاتا ہے اور نقصانات کے پورا کرنے کا ذمہ دار بن جاتا ہے یہ خوشخبری دی گئی ہے۔ چنانچہ آخر پر یہ نتیجہ نکالا وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ عجیب کلام ہے۔ ایک طرف ڈرانے کی باتیں ہو رہی ہیں یہ مضمون مسلسل یہ خبر دے رہا ہے کہ ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ تمہارے ساتھ کچھ ہونے والا ہے۔ خوف کے حالات پیدا ہونے والے ہیں۔ بھوک کے حالات پیدا ہونے والے ہیں۔ تمہارے سر پر کئی قسم کے خطرات منڈلائیں گے۔ بغیر اس بات کہ تم نے کسی کو کچھ کہا ہو تمہارے مال لوٹے جائیں گے بلاوجہ تمہاری جانیں تلف کی جائیں گی۔ یہ سارا مضمون تو خوف کا مظہر ہے اور ڈرایا جا رہا ہے لیکن دوسری طرف دیکھیں یہ آیت نتیجہ کیا نکالتی ہے فرماتا ہے۔ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ہم ڈرانے کی خاطر نہیں کہہ رہے ہم تمہیں خوشخبری دے رہے ہیں۔ کیونکہ وہ مومن جس کا مال خدا کی خاطر لوٹا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے مال میں بہت زیادہ برکت ڈال دیتا ہے لیکن وہ دنیادار جس کا دنیا میں مال لوٹا جاتا ہے اسکا کوئی ضامن نہیں ہوتا پھر وہ مومن جسکی جان خدا کی راہ میں تلف کی جاتی ہے اللہ اسکی جان میں برکت دیتا ہے۔ لیکن وہ جان دینے والا جو ہیضہ سے مر جاتا ہے یا کسی حادثہ میں جاں بحق ہو جاتا ہے یا کسی زہریلی چیز کے کاٹنے سے مر جاتا ہے یا سونے کی حالت میں جان دے دیتا ہے اس کے لیے کوئی ضمانت نہیں وہ قانونِ قدرت کا شکار ہو جاتا ہے۔ پس ساتھ ہی بِشَیْءٍ کہہ کر یہ بھی فرما دیا کہ یہ آزمائش دنیا والوں کو پیش آنے والی آزمائشوں سے بہت کم ہیں اس میں بھی تمہارے لیے خوشخبری ہے۔ اگر ان آزمائشوں پر تم ثابت قدم رہو گے تو تمہارے لیے بے انتہا اجر ہے جب کہ دنیا والوں کے لیے کوئی اجر نہیں۔ اسلئے فرمایا وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ لیکن صابرین میں مومن کی ایک ایسی خاصیت بیان کر دی اور اسکے ساتھ بشارت کو وابستہ فرما دیا یعنی ہر مومن جو ان مصائب میں سے گزرے گا اور ان تکالیف کو برداشت کرے گا اس کے لیے بشارت نہیں دی یعنی بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ نہیں فرمایا بلکہ فرمایا بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ان لوگوں کے لیے بشارت ہے جو صبر کرتے ہیں۔

صبر کا کیا معنی ہے۔ اسکا ایک معنی تو عام ہے یعنی یہ کہ جب کوئی تکلیف پہنچے تو واویلا نہ کرے۔ بلاوجہ نوحہ کناں نہ ہو جائے۔ رونا پیٹنا نہ شروع کر دے۔ گلے شکوے کر کے نہ بیٹھ جائے اس حالت کو صبر کہا جاتا ہے یعنی خاموشی سے اپنے دکھ کو برداشت کرے اور اپنے دل کو حوصلہ دے اور ہمت بلند رکھے۔

صبر کا ایک معنی وہ ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ اُس نیکی کو پکڑ کر بیٹھ جائے جس نیکی کو اُس سے چھینے کی کوشش کی جاتی ہے اور کسی حالت میں بھی اپنی نیکی کی حالت کو ہاتھ سے جانے نہ دے اور ان معنوں میں

صبر کا مفہوم بہت وسعت اختیار کر جاتا ہے۔

مراد یہ ہے کہ خدا کی خاطر جب تم دنیا میں ایک جہاد شروع کرتے ہو جس کے ساتھ دنیا کی بقاء وابستہ ہوتی ہے اور جس کے ساتھ دنیا کا امن وابستہ ہوتا ہے تو اس کے مقابل پر دنیا تم سے ایک مجادلہ شروع کر دیتی ہے اور تم پر ناحق مظالم ڈھانے لگ جاتی ہے۔ اور کوشش کرتی ہے کہ تمہارے پاؤں اکھاڑ دے اور تم ان مقاصد سے پیچھے ہٹ جاؤ جن کی خاطر تم دنیا میں ایک عظیم الشان الٰہی جہاد کا آغاز کر چکے ہوتے ہو بس مجاہدہ کا مطلب یہ ہوگا کہ نہ کوئی خوف اور نہ کوئی بھوک۔ نہ مال کا کوئی نقصان ان کو اپنے مقصد سے ہٹا سکتا ہے۔ ان پر جو مرضی قیامت ٹوٹ جائے ان کا ہر قدم لازماً آگے بڑھتا ہے ان نیکیوں میں جن کی خاطر ان پر مظالم کئے جاتے ہیں۔ ان کے لئے بشارت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایسے لوگوں کے لئے ہم بشارت دیتے ہیں کہ ان کے لئے لامتناہی ترقیات مقدر ہیں۔

اَلَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

جب ان پر کوئی مصیبت ٹوٹتی ہے تو وہ یہ کہتے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی وجہ سے ہم پر مصیبت ٹوٹ رہی ہے۔ اس کا نتیجہ کیا نکلے گا۔ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ یہاں بھی اس کے دو معانی ہیں۔ ایک معنی تو عام طور پر یہ کیا جاتا ہے کہ ہم اللہ کی طرف مرنے کے بعد لوٹ جائیں گے۔ لیکن ہر مصیبت کے نتیجہ میں تو موت واقع نہیں ہوتی۔ مصیبتیں تو کئی قسم کی ہوتی ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے مثلاً خوف ہے اس کے نتیجہ میں تو انسان فوراً اللہ کی طرف لوٹ کر نہیں جایا کرتا یا بھوک کے نتیجہ میں ہر بھوکا آدمی مر نہیں جایا کرتا۔ مال لٹنے سے تو لوگ نہیں مر جایا کرتے۔ یہاں ہر مصیبت کے نتیجہ میں مومن جب یہ کہتے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ تو اس کا کیا مطلب ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تم یہ مصیبتیں ہم پر اس لئے ڈال رہے ہو کہ ہم اپنے خدا سے دور ہٹ جائیں لیکن تمہاری طرف سے ڈالی جانے والی مصیبتیں ہمیں اپنے

خدا سے اور زیادہ قریب کر دیتی ہیں۔

ہم اپنے رب کی طرف اور زیادہ تیزی کے ساتھ لوٹ جاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک شعر میں دراصل اسی آیت کی تفسیر بیان فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں ؎

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

پس اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ کی کتنی پیاری تفسیر ہے کہ تم عجیب بیوقوف لوگ ہو کہ تمہاری ہر کوشش الٹ جاتی ہے۔ ہر محنت اکارت جاتی ہے۔ تم جو نتیجہ حاصل کرنا چاہتے ہو اس سے محروم رہ جاتے ہو۔ تم ہمیں اس لئے ڈراتے ہو اور مظالم کا نشانہ بناتے ہو کہ ہم اپنے خدا کو چھوڑ دیں اور تمہیں خدا تسلیم کر لیں۔ تمہارے سامنے سر جھکا دیں لیکن تمہاری طرف سے ڈالی جانے والی یہ مصیبتیں دور ہٹانے کی بجائے ہمیں اپنے رب کے اور زیادہ قریب کر دیتی ہیں ہم اور زیادہ اپنے رب کی پناہ میں آ جاتے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ میں جو طرزِ بیان ہے وہ بھی بہت پیاری ہے۔ راجعون فعل نہیں ہے بلکہ ایک اسم کی حالت میں اس مضمون کو بیان کیا گیا ہے۔ راجعون کا معنی ہے ہماری تو فطرت یہ ہے اور یہ عادت ہماری زندگی کا حصہ بن چکی ہے کہ جب کبھی ہمیں خدا کے نام پر ڈرایا جائے گا اور تکلیف پہنچائی جائے گی تو ہمارا رخ لازماً خدا ہی کی جانب ہوگا۔ خدا سے دوری کی جانب کبھی نہیں ہو سکتا۔

پس جس قوم کی یہ تقدیر ہو کہ ہر حالت اس کو اپنے مقصد کے قریب تر کر دے اور دور نہ کر سکے، اس کو یہی کہا جائے گا کہ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ۔ اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اے میرے رسول! صبر کرنے والوں کو یہ خوشخبری دے دے کہ تمہارے مقدر میں کوئی گھاٹا اور کوئی نقصان نہیں یعنی لوگوں کی کوششیں تو مقصد سے دور لے جاتی ہیں لوگوں کی کوششیں تو دنیا میں اپنے دشمنوں کو مقصد سے دور کر دیا کرتی ہیں مگر یہ ایک عجیب قوم ہے کہ دشمن کی مخاصمت جتنی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اتنی ہی ان کو مقصد کے زیادہ قریب کر دیتی ہے

اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ۔

یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ صلوٰۃ بھیجتا ہے۔ صلی علیٰ محمد جب آپ کہتے ہیں تو صلوٰۃ کا کیا معنی ہے کبھی اس پر غور کریں۔ ہر وہ چیز جو بہتر ہے اور ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور رحمت نازل ہوتی ہے ان معنوں میں اس کو صلوٰۃ کہا جاتا ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت سے صلوٰۃ کے معنے روشن ہوتے ہیں جب ہم کہتے ہیں صلی علیٰ محمد تو چونکہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب سے بہترین کے حقدار ہیں۔

اس لئے صلوٰۃ کے معنے یہ بنیں گے کہ اے خدا! تیری ساری کائنات میں جو سب سے اچھا ہے وہ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرما۔ پس جب اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے۔

اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ

کہ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے صلوٰۃ نازل ہوتی ہے اور اس کی رحمت نازل ہوتی ہے تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ دنیا تو ہر بری چیز ان کی طرف پھینک رہی ہے۔ لیکن خدا اور خدا کے فرشتے ہر اچھی چیز ان پر نازل کر رہے ہوتے ہیں اور کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ ان پر صلوات بھیجتا ہے اور ان سے پیار کا سلوک فرماتا ہے۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت پانے والے ہیں۔

یہ وہ کیفیت ہے جو ایک دائمی حالت کا نام ہے۔ جب سے دنیا میں نبوت ظاہر ہوئی ہمیشہ سے یہ آیت یا اس کا مضمون کارفرما چلا آ رہا ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں آیا کہ اللہ کے نام پر کسی نے کوئی آواز بلند کی ہو اور مخالفوں نے ان کے ساتھ وہ سلوک نہ کیا ہو جس کا اس آیت میں ذکر ہے۔

ایک دن بھی ایسا نہیں آیا

کہ جب مخالف اپنے سلوک کے نتیجہ میں کامیاب ہو گئے ہوں۔ ایک دن بھی ایسا نہیں آیا جب کہ وہ لوگ جن کو خدا کی خاطر ظلموں کا نشانہ بنایا جاتا ہو وہ ناکام ہو گئے ہوں ان کے مقدر میں ہمیشہ کامیابی ہوتی ہے مگر اللہ تعالیٰ ان کو یہ نصیحت فرماتا ہے کہ تمہاری اپنی کوشش سے کچھ نہیں ہو سکے گا۔ اس لئے ہم تمہیں یہ ہدایت دیتے ہیں کہ ہماری طرف کثرت کے ساتھ رجوع کیا کرو۔ ایسے حالات میں عبادت کو بھی بڑھاؤ اور دعا کو بھی بڑھاؤ۔ کیونکہ مختلف انسان مختلف حالتوں کے ہوتے ہیں ہر شخص کی ایمانی حالت ایک جیسی نہیں ہوتی۔ ہر شخص میں صبر کی ایک جیسی طاقت نہیں ہوتی اس لئے خطرات کے بیان سے پہلے اس آیت کا عنوان خدا تعالیٰ نے یہ بتایا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ تمہارے اندر فی ذاتہٖ کوئی طاقت نہیں ہے۔ نہ تمہیں صبر کا حوصلہ ہے اور نہ تمہیں برداشت کی طاقت ہے۔ نہ تم اکیلے دنیا کا مقابلہ کر سکتے ہو کیونکہ تم کمزور جماعت ہو ایسی کمزور کہ لوگ تمہیں ظلم و ستم کا نشانہ بناتے ہیں طاقتور کو تو کوئی ظلم کا نشانہ نہیں بنایا کرتا۔ اس کیفیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ۔

ہم تمہیں اس کا حل یہ بتاتے ہیں کہ تمہیں چاہیئے کہ تم خدا سے صبر اور صلوٰۃ کے ذریعہ مدد مانگو۔ یہاں صلوٰۃ کے معنے عبادت کرنے کے ہیں یعنی وہ چیز جو ہماری طرف سے خدا کی طرف جاتی ہے اور یہ معنے اس معنے کے بظاہر الٹ ہیں۔ جب خدا صلوٰۃ بھیجتا ہے تو وہ بندہ کی عبادت تو نہیں کرتا وہ صلوٰۃ کے نتائج پیدا فرماتا ہے اس لئے وہاں بھی لفظ صلوٰۃ استعمال فرماتا ہے جب بندہ کو صلوٰۃ کی تاکید کی جاتی ہے تو اس صلوٰۃ کے بالکل اور معنے ہوتے ہیں اس کے معنے ہوتے ہیں خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا اس کے حضور جھکنا اپنا کچھ نہ رہنے دینا سب کچھ اس کو بنا لینا۔ اس سے پیار اور محبت کا تعلق جوڑنا اور اس کی تشریح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز میں ہمیں یہ بتائی جو ہم التحیات میں پڑھتے ہیں۔

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ۔

کہ صلوات کیا چیز ہیں؟ یہ التحیات ہیں یعنی یہ تحفے ہیں۔

پس صلوات میں بہترین کا مضمون وہاں بھی پایا جاتا ہے جہاں خدا بندے پر صلوٰت نازل فرماتا ہے اور بہترین کا مضمون وہاں بھی ہے جہاں بندہ صلوٰۃ کے ذریعہ خدا کا قرب ڈھونڈتا ہے۔

اسلام کا ایسا حیرت انگیز اور کامل نظام ہے

کہ ہر چیز ایک دوسرے کے ساتھ مربوط ہے۔ جب بندہ کو صلوٰۃ کا حکم دیا تو اس کا معنی خود ہی یہ کر دیا۔ التحیات کہ صلوٰۃ نام ہے تمہارے تحفوں کا اور اس بات کو جاہل سے جاہل آدمی بھی جانتا ہے کہ تحفہ چنتے وقت انسان گندی چیز نہیں چنتا۔ ادنیٰ چیز نہیں چنتا بلکہ بہترین چیز چنتا ہے۔ اور اس کی پیکنگ بھی بہت اچھی طرح کرتا ہے وہ بہت خوبصورت طریق پر سجا کر پیش کرتا ہے۔ تحفے کے اندر یہ بات داخل ہے کہ جس کو تحفہ دینا ہے اسکو سب سے اچھی چیز تحفہ کے طور پہ دی جائے اور تحفہ ہر مالی تبادلہ سے مختلف چیز ہے۔ صدقہ دیتے وقت بعض لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ خدا کی خاطر صدقہ دے رہے ہیں وہ ادنیٰ چیز چن لیا کرتے ہیں ٹیکس دیتے وقت وہ کم سے کم دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب زمینوں کی حد بندی ہو رہی ہو اور کوئی زمین دینی پڑے تو کلر والا ٹکڑا چنیں گے یا ناکارہ چنیں گے اور کہتے ہیں یہ لے لو صرف ایک تحفہ ہے۔ جس میں تحفہ دینے والا بہترین چیز چنتا ہے۔ اور اگر وہ بدترین چنے گا تو وہ تحفہ ہی نہیں رہے گا کیونکہ یہ تحفے کی ذات کے خلاف بات ہے کہ گندی چیز تحفۃً دی جائے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم تمہیں یہ نصیحت کرتے ہیں کہ ایسے واقعات رونما ہونے والے ہیں کہ جن کے نتیجہ میں تمہیں صلوٰۃ کی ضرورت پڑے گی اور صلوٰۃ اُس عبادت کو کہتے ہیں جو بہترین ہو جس میں انسانی زندگی کا بہترین حصہ شامل ہو اور وہ عبادت اللہ تعالیٰ کے پیار اور محبت کے نتیجہ میں کی جاتی ہو اور تحفے نے بھی ہم پر یہ بات روشن کر دی کہ عبادت قبول نہیں ہو سکتی جب تک اس میں محبت الٰہی نہ ہو کیونکہ تحفہ صرف محبت کے نتیجہ میں دیا جاتا ہے۔ جبر کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔ بیگار کا نام تو تحفہ نہیں رکھا جا سکتا ٹیکس کا نام تحفہ نہیں رکھا جا سکتا۔ تحفہ تو ہے ہی وہ چیز جو دل کو مجبور کر دے اور انسان تکلیف بھی اُٹھائے تو اس میں وہ مزہ حاصل کر رہا ہو۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے بندو

تم ایسی عبادت کرو جس کی وجہ محبت الٰہی ہو۔

اُس عبادت میں تمہارا اللہ تعالیٰ سے پیار جان ڈال دے۔ ایک زندگی پیدا کر دے اور ایسی حالت میں اپنے رب سے مدد مانگا کرو کہ تمہارا دل وفورِ محبت سے اُچھل رہا ہو۔ وَالصبر اور نماز پر صبر سے قائم ہو جاؤ۔ کسی حالت میں بھی صلوٰۃ کی اس کیفیت سے روگردانی نہیں کرنی اور دوسرے معنے ہیں۔ اِسْتَعِيْنُوا بِالصَّبْرِ بظاہر تمہاری دعا اگر قبول نہ بھی ہوگی تب بھی تم نے دُعا نہیں چھوڑنی۔ بظاہر تم یہ دیکھ رہے ہو گے کہ خدا تعالیٰ سے مانگ رہے ہیں اور وہ نہیں دے رہا تو اس لحاظ سے استعینوا بالصبر کا مطلب یہ ہوگا کہ تم نے پیچھے نہیں ہٹنا مانگتے چلے جانا ہے جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اولیاء کی حکایات میں سے بارہا یہ مثال دیا کرتے تھے اور اس آیت پر بھی یہی مثال صادق آتی ہے۔ ایک ولی اللہ کے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ہر روز تہجد میں ایک دُعا مانگا کرتے تھے اور ہر روز اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں آواز آیا کرتی تھی کہ ہم نے تیری دُعا قبول نہیں کی ان کا ایک مرید تھا جو اُن کے ساتھ تہجد کی نماز میں کھڑا ہوا کرتا تھا چند دن اس کو بھی یہ آواز آئی بعض الہامات میں ساتھیوں کو بھی شریک کر لیا جاتا ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی ثابت ہے کہ وحیٔ قرآن کے نزول کے وقت بعض دفعہ کاتبوں کو بھی وہی لفظ سنائی دیئے۔ تو بہرحال مرید کو بھی یہ آواز آتی تھی کہ ہمارا پیر اللہ سے دُعا کرتا ہے اور اللہ کہتا ہے تیری دُعا نامقبول ہے۔ چند دن میں مرید تھک گیا اور بیزار ہو گیا اور اپنے پیر و مرشد سے عرض کیا کہ میں یہ کیا حالت دیکھ رہا ہوں روزانہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے تیری دُعا رد کر دی ہے۔ اور روزانہ اُٹھ کر وہی دُعا مانگنی شروع کر دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا تم اتنی جلدی تھک گئے ہو میں بارہ سال سے یہ دُعا کر رہا ہوں اور میں نہیں تھکا کیونکہ میں یہ جانتا ہوں کہ وہ مالک ہے اور میں فقیر ہوں۔ فقیروں کا کام مانگنا ہے اور مالک کا کام دینا ہے وہ چاہے تو کسی کو دے اور چاہے تو نہ دے۔ اس لئے میں تو عبودیت کی حالت کو بہرحال قائم رکھوں گا اور مانگتا چلا جاؤں گا۔ جب اُس نے یہ فقرہ کہا تو اُس وقت اُسے الہام ہوا کہ اے میرے بندے میں نے تیری یہ دُعا بھی قبول کر لی ہے اور اس عرصہ میں تم نے جتنی دُعائیں مانگی ہیں وہ ساری قبول کر لی ہیں۔ پس یہ معنے ہیں استعینوا بالصبر والصلوٰۃ کے کہ

تم اپنی دُعاؤں سے عاجز نہ آ جانا

اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جانا کہ خدا سن نہیں رہا۔ بعض دفعہ وقتی طور پر بعض کمزور انسانوں پر اندھیروں کا وقت آ جاتا ہے اور وہ قومی مصالح کو سمجھ نہیں رہے ہوتے وہ اس آیت کے مضمون کو بھول جاتے ہیں کہ قوم کے کچھ نہ کچھ حصے پر تو لازماً مصیبت پڑنی ہے۔ ساری قوم بحیثیت قوم نہیں بچائی جاتی بعض دفعہ کسی نہ کسی حصہ کو قربانی دینی پڑتی ہے۔ وہ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ گویا ہماری دُعا قبول نہیں ہوئی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو شروع میں یہ بتا دیتا ہے کہ تم نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔ چنانچہ پہلی آیت ۱۵۴ میں جو دو چیزیں بیان فرمائی گئیں آخر پر ان کے دو نتائج پیدا کئے گئے ہیں۔ اِسْتَعِيْنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلوٰةِ میں صبر کی تلقین فرمائی اور صلوٰۃ کی تلقین فرمائی اور نتیجہ کیا نکالا وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ کہ اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو لوگ صبر کرنے والے ہیں اُن کو یہ خوشخبری سُنا دے کہ تمہارا صبر درگاہ الٰہی میں قبول ہو گیا ہے اور جو صلوٰۃ کا جواب تھا وہ یہ کہہ کر دے دیا۔

اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۔

اے بندو! ایک یہ وقت تھا کہ تم اپنے رب کے حضور صلوٰۃ بھیج رہے تھے۔ اب خدا کی صلوٰۃ تم پر نازل ہو رہی ہے وہ ساری عبادتیں تم پر اللہ تعالیٰ کے بے انتہاء فضل بن کر لوٹ رہی ہیں یہ ہیں خوشخبریاں جن کا اس آیت میں ذکر ہے اور بعض لوگ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ ڈرایا جا رہا ہے۔ اس میں ڈراوے کی کون سی بات ہے اس میں تو عظیم الشان کامیابیوں کی بشارتیں دی گئی ہیں۔

پس جماعت احمدیہ بھی اُنہی الٰہی جماعتوں میں سے ہے جن کے اوپر بلا قصور ظلم کئے جاتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ ہم تمام دُنیا کے خیر خواہ ہیں مگر اس خیر خواہی کے صلے میں ہم پر ظلم و ستم روا رکھا جاتا ہے۔ ہم دُعائیں دے رہے ہوتے ہیں اور مخالفین ہمیں گالیاں دے رہے ہوتے ہیں ہم سچائی سے کام لے رہے ہوتے ہیں جبکہ وہ مسلسل جھوٹ پر جھوٹ سے کام لے رہے ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر ہم جھوٹ کے جواب میں یہ کہیں کہ تم جھوٹ بول رہے ہو خدا کے واسطے قوم پر ظلم نہ کرو تو کہتے ہیں اچھا تم ہمیں اشتعال دلاتے ہو۔ تم ہمارے جھوٹ کو جھوٹ کہہ رہے ہو۔ اس سے بڑا ظلم اور کیا ہو سکتا ہے وہ کہتے ہیں کہ تمہیں یہ جرأت کیسے ہوگئی کہ ہم الزام لگائیں اور تم انکار کر دو اور کہو یہ الزام درست نہیں اس سے بڑھ کر افسوسناک حالت بھی کسی قوم کی ہو سکتی ہے۔ سارے ملک میں جماعت احمدیہ کے خلاف کھلم کھلا اشتعال انگیزی کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ گھر لوٹنے کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ مال لوٹنے کی تعلیم دی جا رہی ہے اور قتل و غارت کی تعلیم دی جا رہی ہے اور ان سب سے زیادہ تکلیف وہ یہ بات ہے کہ خدا کے گھر لوٹنے اور برباد کرنے کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ کہتے ہیں احمدیوں کی مسجدوں کو منہدم کر دو اس کے نتیجہ میں بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو بیچارے نادانی میں حرکتیں کر بیٹھتے ہیں چنانچہ جگہ جگہ سے

بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ

کی اطلاعات مل رہی ہیں۔

پچھلے سال سندھ میں ہمارے ایک بہت ہی ہر دلعزیز استاد عبد الحکیم صاحب ابڑو جو سارے علاقہ میں بڑے ہی محبوب تھے بڑے ہی ظالمانہ طور پر شہید کر دیئے گئے تھے اور اب پرسوں یہ اطلاع ملی ہے کہ محراب پور کی جماعت احمدیہ کے صدر چوہدری عبد الحمید صاحب کو بھی نہایت ظالمانہ طریق پر شہید کر دیا گیا ہے

وہ ایک ایسے معصوم اور نیک دل انسان تھے کہ قاتل کو غیر از جماعت لوگوں نے پکڑ لیا ہے اور انہوں نے اُسے پولیس کے حوالے کیا ہے۔ چنانچہ اس ظالمانہ فعل پر سارے شہر میں نہایت ہی دُکھ کی لہر دوڑ گئی کہ ایک معصوم آدمی کو کیوں چھرا گھونپ دیا گیا۔ لیکن چونکہ ملاں یہ کہہ رہے ہیں اور بعض جاہل لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جنت کا سب سے آسان سرٹیفکیٹ یہ ہے کہ کسی احمدی کو قتل کرایا جائے اس لئے چونکہ باقی نیکیوں کی توفیق نہیں ملتی یہ آسان نیکی کر گزرتے ہیں۔ لیکن ایک بات میں آپ کو بتا دینا ہوں کہ۔

قرآن کریم ہمیں یہ بتا رہا ہے

شہید کرنے والے کبھی نہیں جیتے ہمیشہ شہید ہونے والے جیتا کرتے ہیں مال لوٹنے والوں کے اموال میں کبھی برکت نہیں پڑی اُنکے اموال میں برکت پڑتی ہے جن کے اموال خدا کے نام پہ لوٹ لئے جاتے ہیں پھل برباد کرنے والوں کے اپنے پھل مصائب کی آندھیوں کی نذر ہو جایا کرتے ہیں اور وہ اپنی محنتوں کے پھلوں سے محروم کر دیئے جایا کرتے ہیں لیکن خدا کے نام کو بلند کرنے کی وجہ سے جن کے پھل برباد کر دیئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کے پھلوں میں برکت دیتا ہے۔ ہر وہ چیز جو خدا کی خاطر خدا کو ماننے والی قومیں لٹایا کرتی ہیں اللہ تعالیٰ اُس میں برکت ڈال دیتا ہے۔

پس جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے دُنیا کی کوئی چیز اسکو مقصد سے ہٹا نہیں سکتی۔ ہر وہ دُکھ جس میں ہمیں مبتلا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے وہ ہمیں خدا سے اور زیادہ قریب کر دے گا چنانچہ میں جانتا ہوں کہ ہر شہادت کے بعد خوف اور حُزن کے خط نہیں آتے بلکہ یہ خط آتے ہیں جو منّتیں لئے ہوئے ہوتے ہیں کہ دُعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں بھی شہادت کی توفیق عطا فرمائے جس قوم کی یہ حالت ہو اس قوم کو کون شکست دے سکتا ہے۔ اس کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ قرآن کریم فرماتا ہے۔

لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ (الانفال آیت ۴۳)

کہ دیکھو اس مقابلہ میں تو بینہ جیتے گی۔ جور و جفا اور ظلم و ستم اور قتل و غارت اور آگیں لگانا اور اموال لوٹنا ایک ایسا ظالمانہ دلیرہ ہے جس کے حامل انسان کے مقدر میں کبھی فتح نہیں ہوتی۔ جب بھی یہ چیزیں مذہب کے اندر دخل انداز ہوتی ہیں یا جب بھی قتل و غارت اور اموال کو نذرِ آتش کرنا اور لُوٹنا اور پھلوں کا نقصان کرنا مذہب میں داخل ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایسے لوگوں کے مقدر میں ناکامی لکھی جاتی ہے اور پھر جیتا کون ہے اسکے لئے یہ دوسری آیت کھلے لفظوں میں ہمیں یہ بتاتی ہے۔ لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ۔ خدا تعالیٰ یہ مقابلہ اسلئے کرواتا ہے اور یہ آزمائی اسلئے ہوتی ہے کہ وہ شخص ہلاک ہو جائے جس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے جس کے پاس خدا تعالیٰ کی تائید کا کوئی نشان نہیں ہے کیونکہ بینہ کا معنی دلیل بھی ہے اور نشان بھی ہے۔ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ اور وہ جیت جائے گا جس کے پاس بُرہان ہے اور جس کے پاس دلائل ہیں وہ جیت جائے گا جسکے پاس خدا تعالیٰ کی نُصرت کے امتیازی نشان ہوں گے اور اللہ تعالیٰ غیر معمولی طور پہ اُس کی نصرت فرما رہا ہو گا۔

پس اگر جماعت احمدیہ کے مقدر میں دلیل ہے اور بُرہان ہے تو تاریخ مذہب ہمیں بتاتی ہے

دلیل کے مقابلہ میں تلوار کبھی نہیں جیتی

یہ ہے وہ امتیاز جس کو اللہ تعالیٰ اس آیت میں بیان فرمانا چاہتا ہے۔ جب دلیل کے مقابل پہ تلوار آتی ہے تو تلوار ٹکڑے ٹکڑے ہو جایا کرتی ہے اور ضرور ناکام ہو جاتی ہے اور ہر ایسے مقابلہ میں دلیل والوں کو ایک نئی زندگی ملتی ہے۔ وہ فلسفہ حیات جو زندہ رہنے کے قابل ہے وہ لازماً زندہ رہا کرتا ہے جب کہ وہ فلسفۂ حیات جو مٹ جانے کے لائق ہے وہ لازماً مٹ جایا کرتا ہے۔ مزید بر آں یہ کہ بینہ کا ایک معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیر معمولی نصرت عطا ہوتی ہے۔ ایسا نشان ملتا ہے جو فرق ظاہر کر دے اُن لوگوں میں جو خدا والے ہیں اور اُن لوگوں میں جو خدا والے نہیں ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اس بات کو محض ایک عام قانون کے طور پہ بیان نہیں کر رہے کہ دلیل والے جیت جایا کرتے ہیں یا وہ فلسفۂ حیات زندہ رہا کرتا ہے جس کے اندر قوتِ استدلال ہو بلکہ فرماتا ہے کہ اس کے علاوہ اُس کی تائید میں آسمان سے بھی نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ اور جب یہ نشان ظاہر ہوتے ہیں تو لازماً ہلاک ہونے والے ہلاک ہو جایا کرتے ہیں اور جن کو خدا زندہ رکھنا چاہتا ہے ان کو نئی زندگی عطا ہو جاتی ہے۔

پس ان سب باتوں کا آخری خلاصہ یہی ہے کہ اِسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ۔ جماعت احمدیہ کو چاہیئے کہ وہ کبھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے۔ صبر کے ہر مفہوم کو صبر کے ساتھ پکڑ کر بیٹھے رہنا ہے اور عبادت میں ترقی کرنی ہے اور عبادت میں محبت پیدا کرنی ہے۔ عبادت میں آنسوؤں کو شامل کر دینا ہے۔ یاد رکھیں خشک پودے پھل نہیں دیا کرتے اسی طرح خشک عبادتیں بھی ضائع ہو جایا کرتی ہیں۔

عبادت میں وہ مفہوم پیدا کر دیں جو اللہ تعالیٰ پیدا کرنا چاہتا ہے

پھر دیکھیں آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کس طرح صلوات نازل ہوں گی اس لئے صبر میں جب صبر والا مفہوم پیدا کر دیں گے تو صبر کرنے والوں کو آسمان بشارتیں دے گا اور دُنیا کی کوئی طاقت نہیں ہے جو صبر کرنے والے کو نقصان پہنچا سکے۔ یقیناً ایسا ہی ہو گا۔ نادان چند دن کی زندگی میں چند اور دن یہ دیکھیں گے کہ وہ بظاہر فتحیاب ہو رہے ہیں۔ چند دن کی زندگی میں ایک تھوڑے عرصہ میں ان کو یہ نظر آئے گا کہ گویا انہوں نے صبر کرنے والوں کو نقصان پہنچا دیا۔ لیکن تاریخ احمدیت بتا رہی ہے کہ مصیبتوں کے ہر پُر خطر دَور میں سے گزرنے کے بعد جماعت پر اللہ کا نور پہلے سے زیادہ شان کے ساتھ نازل ہوتا رہا ہے۔ خطرات کے ہر دَور میں سے گزرنے کے بعد جماعت پہلے سے زیادہ قوی ہو کر نکلی ہے۔ اس لئے ہماری تاریخ گواہ ہے۔ ہمارا قرآن گواہ ہے۔ ہمارا خدا ہمیں بشارتیں دے رہا ہے۔ اور وہ اپنی بشارتوں کو ضرور پورا فرمائے گا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ لازماً ہم ہی جیتیں گے کیونکہ اس وقت ہم ہی ہیں جو خدا کی خاطر دُکھ اُٹھا رہے ہیں۔ دُنیا میں آج اور کوئی نہیں ہے جو خدا کی خاطر دُکھ اُٹھا رہا ہو اور خدا کے دین کو دُنیا میں غالب کرنے کے لئے قربانیاں کر رہا ہو۔

خطبہ ثانیہ کے دَوران فرمایا:۔

جمعہ کی نماز کے بعد میں چوہدری عبدالحمید شہید کی نماز جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔ نماز میں اُن کی مغفرت کے لئے جہاں ہم مسنون دُعائیں کریں گے وہاں اُن کے بھائی جو احمدی نہیں اُن کے لئے بھی دُعا کی جائے کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جب ایک کی قربانی لیتا ہے تو اس کی جگہ زیادہ آدمی دے دیتا ہے اور اس لحاظ سے ان کا خاندان اس انعام کا زیادہ مستحق ہے۔ شہید مرحوم بڑی قربانی کر کے اپنے خاندان سے الگ ہو کر آئے تھے اس لئے دوست دُعا کریں کہ ان کے جو بھائی یا رشتہ دار ابھی تک احمدیت کا فیض نہیں پا سکے اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرمائے اور ایک کی بجائے دسیوں نہیں بلکہ سینکڑوں آدمیوں کو قبول احمدیت کی سعادت نصیب ہو۔ مرحوم ہمارے ایک مبلغ عبدالکریم صاحب جو سویڈن میں اسلام کی تبلیغ کرتے رہے ہیں ان کے بہنوئی تھے۔

یہ جو نماز جنازہ ہے اس کے متعلق دوست یہ بات یاد رکھیں کہ اس میں صرف مرنے والوں ہی کے لئے دُعائیں نہیں کی جاتیں بلکہ زندوں کے لئے بھی دُعا کی جاتی ہے۔ چنانچہ جب ہم کہتے ہیں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا تو اس میں پہلے زندوں کے لئے دُعا مانگی گئی ہے اس لئے اگر کسی کے دماغ میں یہ غلط فہمی ہو کہ مرنے والوں کے لئے مغفرت کی دُعا کی جاتی ہے زندوں کے لئے کیوں کریں تو اُسے یہ غلط فہمی دُور کر دینی چاہیئے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز جنازہ کا جو طریق سکھایا ہے اس میں پہلے زندوں کو پیشِ نظر رکھا جاتا ہے۔ اور پھر مرنے والوں کے لئے دُعا کی جاتی ہے۔ اب نماز کے بعد شہید مرحوم کی نماز جنازہ غائب ہو گی۔ اس میں مرحوم کے لئے بھی دُعا کریں اور ان کے رشتہ داروں کے لئے بھی اور اس قوم کے لئے بھی جس سے یہ تعلق رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان میں بھی احمدیت کو پھیلا دے۔

(باقی صفحہ ۔ کالم ۳-۴ پر)

NOVODAYA VIDYALAY سکول میں محرم کے موقعہ پر احمدی مبلغ کی تقریر

مورخہ ۲۳ ر ۸ ر ۹۱ دوپہر تین بجے NOVODAYA اسکول میں محرم کی اہمیت پر لیکچر دینے کے لئے اسکول کے پرنسپل صاحب کی دعوت پر خاکسار مکرم محترم ایم۔اے محمد صاحب عزیز مبارک احمد، عزیز نورالدین کے ہمراہ اسکول پہنچا۔ پرنسپل صاحب کے OFFICE میں اسکول کے ۱۲ ٹیچر اسٹاف سے خاکسار نے جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا اور جماعت احمدیہ کی امن بخش تعلیم اسلامی رواداری کی تعلیمات کا ذکر کیا۔ بعدہ اسکول کے طلباء کی مقررہ پریس کمیٹی نے آدھے گھنٹے تک خاکسار سے انٹرویو لیا۔

اسٹیج پر طلباء نے شاندار طریق پر اور ڈسپلن کے ساتھ WELL-COME کیا۔ قبل ازیں بذریعہ لاؤڈ سپیکر یہ اعلان کیا جاتا رہا کہ جماعت احمدیہ کے مشنری اس وقت ہمارے سکول میں تشریف فرما ہیں جو جلد ہی آج کے دن کی اہمیت اور پس منظر پر لیکچر کرنے والے ہیں اس لئے اسکول کے علاوہ اگر دوسرے دوست بھی آنا چاہیں تو آسکتے ہیں۔ چنانچہ تقریباً ساڑھے تین سو طلباء و طالبات کی موجودگی میں

۴۵ منٹ خاکسار نے تقریر کی جس کا کنڑ ترجمہ ساتھ ساتھ مکرم ایم۔اے محمد صاحب نے کیا خاکسار نے اسلام مذہب کی رواداری اتحاد اور امن بخش تعلیمات پر روشنی ڈالی اور پھر محرم پر روشنی ڈالتے ہوئے خاکسار نے حضرت امام حسین کا کربلا میں واقعہ شہادت بیان کیا۔

آخر پر خاکسار کے ذریعہ اسکول کے طلباء و طالبات میں انعامات تقسیم کئے گئے اور جماعت احمدیہ کا لٹریچر اسکول اسٹاف میں تقسیم کیا۔

خاکسار

(رفیق احمد طارق مبلغ سلسلہ احمدیہ مرکزہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۳ ر اگست ۱۹۹۱ء کو مکرم مولوی محمد بشیر الدین صاحب باطن نے اپنی تیسری لڑکی مبارکہ بیگم کا نکاح مکرم شیخ کریم احمد صاحب ملازم ریلوے کے ہمراہ -/۱۰،۲۵ روپے حق مہر پر پڑھا اعانت بدر میں موصوف نے -/۱۰ روپے ادا کئے ہیں۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(سید علیم الدین سیکرٹری مال وڈمان)

خطبہ جمعہ بقیہ ص۱۰

دوست صفیں درست کر لیں اور صفوں کے بیچ میں یعنی دو کندھوں کے مابین فاصلہ نہیں ہونا چاہئے۔ پچھلی صف والے اگر اگلی صف میں کوئی خلاء دیکھیں تو فوراً آگے بڑھ کر اس خلا کو پُر کریں۔ نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کی جائے گی۔ ایک تو اس لئے کہ میں اور قافلہ کے دیگر افراد مسافر ہیں دوسرے اس خاص موقع پر اردگرد کی جماعتوں میں سے کثرت سے احباب تشریف لائے ہوئے ہیں اس لئے نماز جمعہ کے ساتھ عصر کی نماز جمع کی جائے گی۔ میں مسافر ہونے کی وجہ سے عصر کی نماز قصر کروں گا مقامی دوست اپنی نماز پوری کر لیں +

امتحان دینی نصاب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان

احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال ۱۳۷۰ ہش ۱۹۹۱ء کے امتحان دینی نصاب کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "فتح اسلام" بطور نصاب مقرر کی گئی ہے۔ یہ امتحان ۲۹ ر ستمبر ۱۹۹۱ء بروز اتوار ہوگا۔

احباب جماعت اس کتاب کا زیادہ سے زیادہ مطالعہ کریں۔ اور اس دینی امتحان میں شامل ہو کر علمی۔ دینی اور روحانی فیوض اور برکات حاصل کریں۔ عہدیداران جماعت، مبلغین و معلمین صاحبان امتحان میں شامل ہونے والے احباب کے اسماء مع ولدیت نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت دے اور جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ضروری اعلان

ہمارے وہ احمدی بھائی جو بیرون ہند سے قادیان میں مختلف مدّات میں چندہ جات کی رقوم بھجواتے ہیں ان کی ضروری اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ چندہ جات کی رقوم ڈرافٹ/چیک صدر انجمن احمدیہ کے اسٹیٹ بنک آف انڈیا قادیان کے اکاؤنٹ میں ہی بھجوائیں۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد مکرم حاجی جمال الدین صاحب وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون تقریباً ۱۹۰۹ء میں پیدا ہوئے ۳۶ سال برٹش گورنمنٹ کی ملازمت کی دوران ملازمت باقاعدگی سے نماز و روزہ کی پابندی کی جسکی وجہ سے آپ کی بہت عزت و قدر تھی۔ مخالفت کے باوجود اپنے مؤقف پر قائم رہے ۱۹۶۵ء میں حج کعبہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ بڈھانوں جماعت کے ۶ سال تک صدر رہے مرحوم ملنسار نرم مزاج درویشانہ طبیعت کے مالک تھے جھوٹ خیانت شرک و عدہ خلافی سے ہمیشہ متنفر تھے نماز تہجد اور دوسری نفلی نمازیں بھی اکثر پڑھتے تھے۔ ۱۹۶۲ تا ۱۹۸۸ ہر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں گھر میں اعتکاف بیٹھتے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ اور چار شادی شدہ بچے چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات عطا فرمائے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

خاکسار۔ فضل حسین صدر جماعت احمدیہ طونہ کوٹ (راجوری)

دعائے مغفرت

عزیزہ مینرہ خاتون بنت مکرم شیخ محمود علی صاحب مرحوم آف برہ پورہ بھاگلپور کو بتاریخ ۱ ر ۸ ر ۹۱ اسٹو کی لپیٹ اچانک پہنچنے سے شدید حادثہ پیش آیا جس سے موصوفہ کا بدن کافی جل گیا ہسپتال داخل کرایا گیا اگلے روز ۲ ر ۸ ر ۹۱ کو ہسپتال میں ہی مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قبل ازیں ماہ رمضان میں عزیزہ کا نکاح مکرم بشیر الشمس صاحب ولد مکرم عبدالحمید صاحب مومن درویش قادیان کے ساتھ ہوا تھا ماہ اکتوبر میں رخصتانہ ہونا تھا نوجوانی میں پیش آنے والے اس حادثہ سے تمام اہل خاندان کو گہرا صدمہ ہوا ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

(ادارہ)

درخواست دعا ۔۔ خاکسار کے والد مکرم جھکن انصاری صاحب آف سملیہ کی صحت و سلامتی درازی عمر اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے اسی طرح عزیزم شاہنواز ولد مکرم معین الحق کو ایک ماہ سے مسلسل بخار چل رہا ہے اور کوئی فرق نہیں پڑ رہا۔ عزیز کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(مبارک احمد کارکن فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان)

سالانہ اجتماعات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت درج ذیل تفصیل سے ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کی منظوری مرحمت فرمائی ہے:۔

(۱) ۔ مجلس انصار اللہ بھارت کا بارہواں سالانہ اجتماع امسال ۱۶۔ ۱۷ اکتوبر (بروز بدھوار ۔ جمعرات) کی تاریخوں میں قادیان میں ہوگا۔

(۲) ۔ لجنہ اماء اللہ بھارت کا چھٹا سالانہ اجتماع ۱۸، ۱۹، ۲۰ اکتوبر کی تاریخوں میں قادیان میں منعقد ہوگا۔

(۳) ۔ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا چودھواں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا تیرہواں سالانہ اجتماع ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰ اکتوبر کو قادیان میں ہوگا۔

ذیلی تنظیموں کے زیادہ سے زیادہ اراکین اجتماعات میں شرکت کرکے پروگراموں کو کامیاب بنائیں۔ (ادارہ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ مکرم میر احمد صاحب افضل مقیم امریکہ شکاگو دینی دنیاوی ترقیات، پریشانیوں کے ازالہ نیک مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(خاکسار حبیب احمد قادیان)

۲۔ خاکسار کے نواسے مقصود احمد ابن ایم نثار احمد آف سورب نے امسال میٹرکولیشن کا امتحان دیا ہے۔ عزیز کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار حضرت صاحب منڈا سگر ہبلی)

۳۔ جملہ احباب جماعت احمدیہ لکھنؤ کی صحت وسلامتی دینی دنیوی ترقیات اور ہر شر سے محفوظ رہنے کے لئے درخواست دعا ہے (خاکسار عارف علی فاضل لکھنؤ)

۴۔ مکرم محمد دین صاحب بدر قادیان کے ہرنیا اور بواسیر کا اپریشن ہوا ہے کچھ تکلیف اور کمزوری ابھی باقی ہے۔

۵۔ مکرم مبارک احمد صاحب اسلم قادیان تین چار ہفتوں سے پھوڑا نکلنے سے بیمار ہیں ہر دو کی کامل شفا یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔ (ادارہ)

بیعت فارم

جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے باقاعدہ ایک مطبوعہ فارم ہے جسکی ایک طرف حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کی طرف سے مقررکردہ دس شرائط بیعت (مندرجہ اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء) درج ہیں اور دوسری طرف خلیفہ وقت کی خدمت میں بیعت قبول کئے جانیکی درخواست درج ہے۔ ہر وہ شخص جو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تعلیمات کا مطالعہ کرکے اور ان شرائط پر عمل کرتے ہوئے جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرتا ہے اس کو اس بیعت فارم پر دستخط کرنا ہوتا ہے اور وہ بیعت فارم نظارت دعوت وتبلیغ قادیان میں ریکارڈ ہوتا ہے اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں منظوری اور دُعا کے لئے درخواست کیجاتی ہے۔

ہر وہ شخص جو بیعت کرتا ہے اُس دن سے بیعت کنندہ متصور ہوتا ہے جس دن وہ بیعت فارم پُر کرکے دستخط کرتا ہے۔ اس لحاظ سے تمام مبلغین ومعلمین کرام اور داعیین الی اللہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ اُن کے ذریعے بیعت کرنے والے افراد کے بیعت فارم جلد نظارت تبلیغ میں مقامی صدر جماعت یا متعلقہ شعبہ کی معرفت ارسال کر دیا کریں۔ تاکہ بروقت یہ بیعت فارم ریکارڈ ہو کر حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں منظوری اور دُعا کی درخواست کی جا سکے۔ اور جس مہینے کی بیعتیں ہوں اُسی مہینے کے اندراجات میں ریکارڈ ہو جائیں۔ بعض اوقات بیعت فارم دفتر ہذا میں تاخیر سے موصول ہونے کے سبب ماہوار ریکارڈ میں دقت پیش آتی ہے۔ مثلاً جولائی میں ہونے والی بیعتیں زیادہ سے زیادہ اگست کی ۱۰ تاریخ تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ اگر جولائی کی بیعتیں ستمبر میں موصول ہوں تو ماہوار گوشوارہ تیار کرنے میں بھی دقت ہوتی ہے اور حضور انور کی خدمت اقدس میں منظوری اور دُعا کے لئے بھی تاخیر سے اطلاع دی جاتی ہے جس کے سبب مرکزی ریکارڈ کو UP TO DATE رکھنے میں دشواری ہوتی ہے

امید ہے آئندہ تمام داعیین الی اللہ اس امر کا خاص خیال رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ جملہ داعیین الی اللہ کی مساعی کو بہت بارآور فرمائے آمین۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

بہترین ذکر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور بہترین دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے
(ترمذی)

C.K.ALAVI, RABWAH WOOD INDUSTRIES.
MANDINAGAR, VANIYAMBALAM. 679339
(KERALA)
TIMBERLOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

ارشاد نبوی
اَرْشِدُوْا اَخَاکُمْ
- (ترجمہ) -
اپنے بھائی کو ہدایت کرو
منجانب:۔ یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی

SUPER INTERNATIONAL
PHONE NO:-
OFF: 6378622
RESI: 6233389
(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS)
PLOT NO-6, TARUN BHARAT CO-OP SOCIETY LTD
OLD CHAKALA, SAHAR ROAD (ANDHERI EAST)
BOMBAY 800099

قادیان میں مکان ، پلاٹ وغیرہ کی خرید و فروخت کیلئے ملیں
نعیم احمد ڈار
احمدیہ پراپرٹی ڈیلر
احمدیہ چوک قادیان

طالبانِ دُعا۔
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶۔ میسہنگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں
(کشتی نوح)
MIR ®
پیش کرتے ہیں:۔
آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر سینتھیٹک ہوائی چپل نیز ربڑ پلاسٹک اور کینوس کے جوتے۔

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
(پیشکش ہے)
YUBA
QUALITY FOOT WEAR
بانی پولیمرز کلکتہ ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز:۔
۵۲۰۰۶ - ۵۱۳۷۴ - ۴۴۲۸ - ۴۳۱۴